

2.

cont. by  
Giv.



S/C

8182

113  
H. C. 113



۱۳۱۹

۱۳۱۹

۱۱

۱۲

عزیز

Cart



۵۱۷  
۱۹۱۵  
دو تو قسوق خالو لوبو مكا فضل خلا زو زمانه  
ان نين يين نين نين نين نين نين نين

دو تو قسوق خالو لوبو مكا فضل خلا زو زمانه  
ان نين يين نين نين نين نين نين نين

مطبعه ميسرى منشور في كازان مطبعه ميسرى منشور  
في كازان مطبعه ميسرى منشور في كازان

شيخ غلام محمد ابيد ستر تاجران كتيب

تأليفه بازار امير اكمل سرپرست







مقد











دیکھا ہوں میں بوجھ میں ابھی روپیہ  
 گلشن کہیں کہیں رہا تھا نظر میں  
 کراہتا تھا شوق میں ابھی کامی  
 سامنے زمین میں ابھی کامی  
 ایک پر خاں میں ابھی کامی  
 کھائیں روٹی میں ابھی کامی  
 کھو خالی کامی میں ابھی کامی  
 کلمہ احزان میں ابھی کامی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

دیوان مخلف  
۲

کب مداراں تکمل پہنچے قریب  
اس قدر سر پہلے سر پہلے  
حلقہ گرداب حلقہ پیر  
پیش کی نامہ سر کے اعمال کا  
زعفرانی ہو یا نامہ مجید کا  
میں لیے ہو ایاں میں کیا  
دھنک نامے کے تھوڑے دنیا بھر  
دھنک خال تباہ کرنا ہے  
نہ وہ جی ایسی طرح

<p>مضمون سوز دل جو لکھا خط میں پا کر          کاغذ بہا پھر اکٹھِ ریا کی طرح سے          نالار تہج یونین ایک جہاں جسکے ماتھے          لکھا جو میں نے واقعہ دل کا ماجرا</p>	<p>کھولا لافہ اُس نے تو شعلہ علم ہوا          آنسو تھیمیں نہ نامہ ہمارا رقم ہوا          باندھی جفا پر اُس نے کمر ابستم ہوا          گریبان ہوئی دوات تو نالان قلم ہوا</p>
---	--

غافل کو کام کچھ نہیں ان اہل جاہ سے  
اُسکی بلا سے کوئی اگر ذی حشم ہوا

مرے زندہ ہوتی ہیں عجزیہ حال کا  
نالہ کش زیر قدم ہر دل کی پال کا  
جاشنم سے بھی جس گل کا چھلتا ہو بدن  
چاہتا ہر یہ غرہ حسن اور شک پری  
ہو گئی صرف خزان لے گل بہار چار باغ  
سر پہ اکدن اضطراب قیامت لایگا  
بسکہ رہتا ہر سہارے مرغ دل منتظر

[illegible]







وہ کے سکا سکا  
رہے تھے  
میں جسے قدم  
کے پتوں میں  
ابو محمد کے غافل  
کام میں  
نہ ہو ابلیس  
تو تفرکاری

غیرتِ صحنِ گلستان چراکاشانہ ہوا	یاد میں اس کت رنگیں کی یہ خون و یامین
رشک یا قوت جو شبنم کا ہرک نہ ہوا	کسے اٹا رخ رنگیں سے چمن میں پڑا

قصہ دردمرا جسے سنا ہو غافل  
کب پسند اس کے بھلا اور کا افسانہ ہوا

آفت جان فقط یار کا انداز ہوا  
 تو سن ناز کی کیوں باگ نہیں لیتے ہو  
 کو نسا وصل کا اسلو تجھ میرے انکے  
 کیوں تھوڑے ہم آئینہ دل کو توڑیں  
 نالاکش جسکی جدائی میں مایوس ہوں  
 کھیل ہر یار کو ٹھوکر سے جلا نامرے  
 جسے آہنگ سنی آؤ مرے نلے کی  
 بے گل آتی ہر ایک مرے پیراں سے  
 پاس ٹھلاتی ہویلی ترے دیوانے کو  
 جی کے دشمن ہیں سبھی غمزدہ ہوا ناز ہوا  
 خون سے گل رنگ تو میدان تک قمار ہوا  
 ان تبو کے تو مرا کام خدا ساز ہوا  
 کب یہ شایان گاہ غلط انداز ہوا  
 ایک دم بھی نہ مرا آگے وہ دمساز ہوا  
 فخر کیا اسکا جو عیسیٰ سے یہ عجاز ہوا  
 پھر نہ مرغ چینی زعفران پر داز ہوا  
 وصل کی رات لپٹنا ترا غماز ہوا  
 قیس دل خستہ کا کس مزہ لہو از ہوا

این کتاب را در روز دوشنبه  
 ماه رجب سال ۱۰۰۰  
 در شهر کابل  
 در کتابخانه  
 ...  
 ...  
 ...



دیوان حافظ

پے زینت کا جل کا آل آئے بنے بنایا ہے  
کیہ شیشہ لونڈھا ہوا دیکھیں ہر دارگون  
بنائے ظلم گردون کو کیا ہر کنے مستحکم  
قلم ہو گیا و شاطیرا ماتھ شافی سے  
کیا وہم مری جانب سے کئے زلف مشکین کو  
موافق سوہرگ شوزیہ تی ہر زمانے میں  
عجب انداز سے انگڑائی لی اس صبا سے

رہی قدر شرافت کیا زمانے کا چلن بگڑا  
 موسیٰ پر بھی ہو محمود نقاشِ محبت ہم  
 گذارا کعبہ و بتخانہ میں ہو کس طرح میرا  
 خرابی اس بناستی فانی کی مت پوچھو

درگاه کبریا  
بنده کرامت  
سکین نازکی  
و جمال فرمان  
الضامن اسرار  
مکنی تنین  
سودبار جگر  
بسم و بیکه



اگر خط میں رقم صرف کیسے بتان ہوتا  
 گلشن میں وہ خوش قامت گر جلوہ گشا ہوتا  
 صحرا میں وہ گمیری زنجیر کا غل سستا  
 گرفتار نکلتا میں قفس میں تو کیا کرتا  
 ہے سدرہ وشت زنجیر فری ورنہ  
 نظارہ خوابان کی تو بھی ہو س جانی  
 تکیں سے ترے ایوب ظاہر ہو کہ تو ہے  
 ہم خانہ خرابو کو جو رہنے کی جا دیتا



دستان شمع سے الٹا نقاب ہار  
 ایمان پہ بھی لائے خدا کی  
 مبین ہوئے بندویش اب ہا  
 شکستہ دین بنائے سرخ  
 پایہ سیاح سوار کی نقاب  
 دان پریشان ہوئے حور سے  
 سبھی ہوئے سبب

دیوان غافل

11

عاشق سے آفتاب بھی اس آفتاب کا  
منہ پانا دینے کا عشق سے چھپا  
یرادہ اٹھا دے شاید معنی حجاب کا  
طالب ہوں گے فلک سے میں اس آفتاب کا  
عالم ہو تیج ترین میں موج شراب کا  
ہم میکشون سے کھر میں نین غلاب کا  
پانی کی جا بھی یان دوں دھن شراب کا  
باد سر کی من بون کو اندھن شراب کا  
کشت عشق کی سنائی گماندہ شراب کا  
آفتاب سے ہی کا اپنے ہر حجاب کا

ابہ زمین مدن یا قوت ہر جان کی تانی چاہتی ہے یہ حسن غیور کی کیا کیا یہاں شیکھیں نہیں رہے گیتین	توڑا تھا اس صنم نے پیالہ شراب کا ہو گئے مین بھی نہ ورق آفتاب کا ہستی بھی اک نمونہ ہر موج حباب کا
غافل اگر یہ پیش نظر کچھ نہیں دے اسکھو نہیں پھر رہا ہر سان شب کے خواب کا	
زلفوں سے اسے کام لیا ہر نقاب کا اٹا ہر کسے چہرے سو گوشہ نقاب کا خیرات بانٹتی تھی جہاں شیم و فشان پروانے کے حضور جلایا نہ شمع کو ترک شراب بھی جو کرونگا تو محتسب تیرو جلے ہو نہ کروں گا خاک سے جو نخل ظلمت نشین ہیں ایک ہمیں رنہ صبح دم اگر گل عرق فشان ہو مری خاک گو رہے	میں تیرو نجات کیوں نہوں کشتہ حجاب کا جو آج اسطوت کو ہر منہ آفتاب کا تھا دست موج بحر میں کانسہ حباب کا بلبل کے آگے چوں توڑا گلاب کا توڑو گتا تیرے سر سے پیالہ شراب کا ہر اک شرمیں اُسکے مزا تھا کباب کا گھر میں ہر ایک کے ہر گز رآفتاب کا ہے قبر پر تو اب چھڑکنا گلاب کا

زنجی و بودی زین بنیاب کا  
مندی سر زید و یزدان بنیاب کا  
بے اشک عزیز بن عالم کلاب کا  
چھتیا ہے ایں درد کلاب کا  
لکھن و حال کریم خیر کا  
کاغذ و اب کف و جمع خیر کا  
یاد و یاد و یاد و یاد کا  
دینا سن سہا



وہ جو میں نے اپنے  
نور سے اپنے میں  
کہا تھا کہ میں  
میں سے اپنے  
نور سے اپنے

جلنے میں تباہ ترین جگر سوختگان عشق  
کہتے ہیں جسکو حیرت ملک و نجوم دان  
قسمت یہ نارسا ہے میں نے خط دیا  
کب کا ملاں میں ہوں کسی سے طلب  
جانے دیا نہ اسکو فرستوںے افلاک  
محشر میں پوچھتا ہوں نہیں کون سی ہیں  
خاموشی میں نہ ٹال سوال فقیر کو  
وہ باد کش ہوں گے ہوں مرا تھ بھی قلم  
تھی رنگ عارضی سے تنفر زینت

آتش پہ رنگ شرح ہوا کثر کیا بکا  
ہے کرم خوردہ اک ورق اپنی کتاب کا  
وہ مرغ نامہ میر ہوا طبعہ عقاب کا  
ڈھونڈھے نہ شہسوار ساز کا بکا  
ناے کو میرے حکم ہے تیر شہاب کا  
کیا نامہ گم ہوا ہی ہمارے حساب کا  
بہتر ہی اس نذیر سے دینا جواب کا  
جیون شاخ گل چھٹے نہ پیالہ شراب کا  
باندھنا نہ ہمنے شور میں مضمون خضاب کا

اس خاکدان میں ہے مجھے غافلِ آرزو

گر ہوں غبار بھی تو در پو تراب کا

ہمیں یہ شب پس دیوار کی خواب آیا  
وہ تیرہ روز ہوں جس کے سیاہ خانے میں

کھلی تبا نکه که جب سر پر آفتاب آیا  
نه آفتاب ہی آیا نه ماہتاب آیا

وہ جو صلیب پر آکر آسمان سے  
کہنا ایسا دیکھ آسمان سے  
کہ صلیب پر آکر آسمان سے  
کہ صلیب پر آکر آسمان سے



















کون کاغذ ہے شاعر کی ہر لکھی ہوئی شے  
 ہر لکھی ہوئی شے میں ہے ایک نیا عالم  
 ہر لکھی ہوئی شے میں ہے ایک نیا عالم  
 ہر لکھی ہوئی شے میں ہے ایک نیا عالم

نرم مین و اجولقا بسخ جانان ہوگا  
 بوسے گل مجکوستانی ہر نفس میں یارب  
 دست فریاد ہر اک قبر سے ہو و گیا بلند  
 داد اگر قاضی مفتی نہیں دیتے تو ندین  
 روز ہجران کو گھٹانے جو شب وصل کطرح  
 چھپکے بیٹھے گا کمان ہنسے وہ خورشید لقا  
 جیسے پڑ جائیگا وحشت کا ہماری سایہ  
 مین تو طول شب ہجران سو رنگ آ یا ہون  
 باغ مین جلے کیا خاک کہ اس بجے  
 رنج و انداہی مین بہتری جو گذری اوقات  
 مزرعہ خشک تمنا جو نہو گا سیراب  
 شر آشک جو آنکھوں سے کر نیکی سپر  
 ناخن دست جو نیکی جو یہی ہے تیزی

کوئی بخود کوئی شمشاد کوئی حیران ہوگا  
 بند کب رفتہ دیوار گلستان ہوگا  
 گذر اسکا جو سر گور غریبان ہوگا  
 خون ناحق کا مرے کوئی تو پران ہوگا  
 تجھے کیا یہ بھی نہ اے گردش دران ہوگا  
 دنا تو ہوگا عیان شب کو جو نہا ہوگا  
 وہ بھی آوارہ صحرا دیبا بان ہوگا  
 چاک کب صبح قیامت کا گریبان ہوگا  
 غنچہ بولیکا نہ گل ہی کوئی خندان ہوگا  
 یاد آئیگا وہ جب عیش کا سامان ہوگا  
 اور کیا تم سے پھر اے دیدہ گریبان ہوگا  
 غیرت کا غذا آتش زدہ دامان ہوگا  
 چاک پھر سینہ بھی ہمراہ گریبان ہوگا

وقت آئے کہ بون بون بون  
 لاکھ بار آئے کہ بون بون  
 بون بون بون بون بون بون  
 بون بون بون بون بون بون  
 بون بون بون بون بون بون  
 بون بون بون بون بون بون

دوان خافض

۱۷

آب ہی برنگ غنچہ گریبان چھوٹ کر  
 ناگاہ ذکر ہوئی مین سے بون بون  
 ہر سا لگا سے دور سا بون بون  
 برسوں قبل یار یار بون بون  
 اکدم مرا واد اوطاف دھیان بون بون  
 کاغذ زبیاں چھ مین تھی تاب دیدی  
 است دمان نقاب دیان بون بون  
 بست عاشقون سے زخم بون بون  
 ہر لکھی ہوئی شے میں ہے ایک نیا عالم

ہر لکھی ہوئی شے میں ہے ایک نیا عالم  
 ہر لکھی ہوئی شے میں ہے ایک نیا عالم  
 ہر لکھی ہوئی شے میں ہے ایک نیا عالم  
 ہر لکھی ہوئی شے میں ہے ایک نیا عالم



شادید کہ روز شمس کی بزمی بزمی  
 فون کی بزمی بزمی بزمی بزمی  
 باد بزمی بزمی بزمی بزمی  
 فون کی بزمی بزمی بزمی بزمی  
 شادید کہ روز شمس کی بزمی بزمی

خط اور زب عارض جانانہ ہو گیا	رونق تپن کی سبزہ بیگانہ ہو گیا
جیون غنچہ کا لبر مر اشوق شراب میں	گا ہے سپو بیانا گے پیمانہ ہو گیا
اسکو بھی کیا نظارہ عاشق کا شرک تھا	جو چشم مور روزن کا شانہ ہو گیا
آنسو جو پوچھے دستِ حنائی سے پارتے	یا قوت سودہ اشک کا دروانہ ہو گیا
پھاڑے ہی کھاتا ہر چمن در بان آہ پکا	کیا آدمی سے وہ سگ دیوانہ ہو گیا
نکلا حصار حلقہ گیسو سے پھرنے وہ	ایک فوج صف کشیدہ جسے شانہ ہو گیا
نہیم چمن میں رات کو آیا جو محتسب	رندوں کے آگے سبزہ بیگانہ ہو گیا
ہے بقدر شعلہ آتش جو سنگ میں	کیا گل چراغ مرقد پروانہ ہو گیا
گلشن میں ات دیکھ کے اس شک شمع کو	ہر ایک برگ گل پر پروانہ ہو گیا
گذا را خیال جاں سے زینت کا باغ میں	زلفون کا اس کے خجہ گل شانہ ہو گیا
خجلت ہی اس ناز ریا کی یہ فتنے ہم	آنسو کا دانہ سمجھ کا ہر دانہ ہو گیا

راحت نصیب وہ ہوں کہ غافل پس فنا  
 کنج مزار بھی مجھے تہ حسانہ ہو گیا

ان کان کی طرح بزمی بزمی بزمی  
 یہ بھی بزمی بزمی بزمی بزمی  
 لاس کا بزمی بزمی بزمی بزمی  
 ہمایاد کا بزمی بزمی بزمی بزمی  
 غیرت بزمی بزمی بزمی بزمی

دیوان غافل

۱۸

دان گل تک آنے ندین ہاتھ غار کا  
 آتی طلوع نشہ موی میں بکویت  
 آجھا بوجہ رنج نہ کیجا خمار کا  
 آجھا بوجہ رنج نہ کیجا خمار کا  
 آجھا بوجہ رنج نہ کیجا خمار کا

اس طرز نالہ بزمی بزمی بزمی بزمی  
 کرتے بزمی بزمی بزمی بزمی  
 بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی  
 بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی



وہ مری ہے  
دور زاری  
اردھ شوری شور سے  
تڑکی خون سے پیگین کی ہوا میں  
کہ اور فکرو گمان ہو گیا اسیر جاویں  
بست تو فلک و زمان میں لوں آوار چلیاں  
پوچھا عیب ہے رازق ارباب اکرم  
لب شیریں سے وہ یہ ہے جدا ہو بین

دیوان غافل

19

نہیں اچھا ہے اتنا نسخہ لگانا سوغاتی کا  
جو میں اس سوار کو کشف و کرم میں ہوتا  
بنانا آٹھ کے حلقہ کو اپنے فی دل کا  
فوشا حال نکالو قافہ میں رہنے دیکھنا رہا  
ترن میں ترقی کا ترقی میں ترقی میں ترقی میں  
اثر اتنا دے رنگ کر یہ عارضہ سنہ ۱۲۸۵  
کہ گلگون ہوگی ہر ایک پر درخشاں ہوگی  
نئی زمین کی ہر ایک پر درخشاں ہوگی  
نئی سارے ملک کی آمد سے ان کی خوشی  
نئی سارے ملک کی آمد سے ان کی خوشی

کیونکہ نہ عشق چشم میں غافل گھلا کرے

بیمار کا حال ہو بیمار کا

حسبنا شبنم گل مین بواب و دانند بلبل کا	جو باغ و بهارین حاصل کردی رتبه تو کل کا
--	---

[illegible]



ہرگز نہ تھا کہ اس کا دل سے  
 طالع کا کچھ اس قدر سے  
 خطا نہ تھا کہ اس قدر سے  
 ہرگز نہ تھا کہ اس قدر سے  
 طالع کا کچھ اس قدر سے  
 خطا نہ تھا کہ اس قدر سے

بارے آئینے نے بھی اتنا جگر پید کیا منہ چھپا یا اسنے جب نور نظر پید کیا گم ہوئی طاقت اگر اذ سفر پید کیا دل لگایا تجھے کیا اک در بر پید کیا کیوں نہاں رزوکو بے ثریب پید کیا قطرہ ناپاک سے ایسا گریب پید کیا سوز دل تو نے جو اے شمع سحر پید کیا حوصلہ تو نے بھی یہ اے ابر تر پید کیا گراثر پید کیا تو یہ اثر پید کیا	سامنا کرنے لگا تیغ نگاہ ریا رکا ہمسے کچھ پروا نہ تھا جب تک مینائی نہ تھی واے قسمت کہ یہ مقصود تک پہنچے نہ ہم صد لی رنگ تری آخر بلاے جان ہوئی جیمیں آتا ہی جہن بند قضا سے پوچھیے آدمی ہے اک نمونہ قدرت اللہ کا عاصی کا لطف پیری میں ہیں کیا فائدہ میری کشت خشک پر ہے قطرہ فشانہ قصہ بنکے بجلی میں لالہ عاقبت جھیر گرا
---	--

وصل کی شب موشگافی میری غافل دیکھنا  
 ڈھونڈ کر بالوں میں وہ موے مکر پید کیا

تب صفت لعل لبتا ترے کچھ بیان ہوا افسانہ خلق میں ہر راز زنان ہوا	جب برگ گل زبان ہوئی غنچہ دمان ہوا آنسو بیا جو منہ پہ عرق کا گمان ہوا
--	---

ہرگز نہ تھا کہ اس قدر سے  
 طالع کا کچھ اس قدر سے  
 خطا نہ تھا کہ اس قدر سے  
 ہرگز نہ تھا کہ اس قدر سے  
 طالع کا کچھ اس قدر سے  
 خطا نہ تھا کہ اس قدر سے

ہرگز نہ تھا کہ اس قدر سے  
 طالع کا کچھ اس قدر سے  
 خطا نہ تھا کہ اس قدر سے  
 ہرگز نہ تھا کہ اس قدر سے  
 طالع کا کچھ اس قدر سے  
 خطا نہ تھا کہ اس قدر سے

The J & K University Libr  
 Acc. No. 2872



غلطی  
 طوف ثمری  
 سر دیوانہ سے کیا یہ  
 جھٹکے اسے خود رات جہان دروغ  
 اب وہاں مجھ کو نظر آتا ہے  
 دل جو ابھی ہو اس لہجہ کہ میں تھا  
 رات دن اپنا قدم طعنے کیسے  
 یہ ہر دل پہ ہمارے قضا راہ  
 زمر الودہ جو یہ مکان یہ ہمیں تھا



نظارہ کر کے ایک ایک کلمہ لکھا  
 بلکہ تون پر دیکھو دیکھو  
 میں یاد رکھا کہ میں نے یہ سب  
 کہانی کو لکھا ہے کہ میں نے یہ سب  
 کہانی کو لکھا ہے کہ میں نے یہ سب  
 کہانی کو لکھا ہے کہ میں نے یہ سب

ایک مدت سے یہ دشمن مری تدبیر میں تھا	غم حیران نے مجھے مار رکھا آخر کار
ورنہ جلاد کو تو شک مری تقصیر میں تھا	رکھ دیا میں نے گلا آپ ہی خنجر کے تلے
دھیان بسمل کا تری برش شمشیر میں تھا	واہ سے شوق شہادت کہ دم آخر بھی
جیسا لگت کامزایا رکی تقریر میں تھا	بات میں ہمنے شرابی کی نیا لطف

جستجو کس گل ترکی تھی مجھے اسے غافل  
 میں جو آوارہ ہر اک گلشن کشمیر میں تھا

سینے کی صفائی سے ہر چہرے کے صفا خوب	ہر عضو بدن ایک سے ہی ایک ترا خوب
خط کامرے لکھا یہ جواب آپ کی کا خوب	قاصد کے بدن پر الف خم لگے ہیں
جو مجھ پر گزرتی ہے وہ جانی ہی خدا خوب	آگاہ نہیں ہے کوئی احوال سے میرے
لوٹے ہر ترے پوسہ عارض کا مرزا خوب	بن بن کے دہن حلقہ کیسے مسلسل
باندھا کوئی مضمون خاک کا تو بندھا خوب	اثر ہوا جو شعر کما زلف کا تیری
پانی تری عاشق نے پس گ بھی جا خوب	مدفون کیا تیری ہی گلی میں آئے آخر
مدت ہوئی دیکھا نہیں مجھے ماہ چھپا خوب	دو چار ہی شب ماہ تو رہتا ہے نہشتہ

وہ جنگو اب اس حال میں یہ اس کا کیا پتھا  
 جو کاپٹنا ہے بڑا افتاب رتہ آب  
 دھبہ دم جو لگا ہے غلط دیوان  
 کہانی غریب نو کا سیاب درتہ آب

۲۲  
 دیوان غافل  
 دہان جو جہین سے ہوا برباب رتہ آب  
 کوئی تو جہنم کے ہوا برباب رتہ آب  
 عزیز کرنا ہے بھی دانت رتہ آب  
 رکھ کر کہہ دیاں غافل رتہ آب  
 تپا جو پوچھا میں باران غافل رتہ آب  
 صدف کے نعل سے لکھا جواب رتہ آب  
 بین کی تیرے صفا دیکھو میں رتہ آب  
 تو پانی پانی ہو گیا میں رتہ آب  
 وہ سب کچھ کیا ہے میں رتہ آب  
 وہ سب کچھ کیا ہے میں رتہ آب

وہ سب کچھ کیا ہے میں رتہ آب  
 وہ سب کچھ کیا ہے میں رتہ آب  
 وہ سب کچھ کیا ہے میں رتہ آب  
 وہ سب کچھ کیا ہے میں رتہ آب  
 وہ سب کچھ کیا ہے میں رتہ آب  
 وہ سب کچھ کیا ہے میں رتہ آب



بندہ الہی ہے یا عین الہی ہو اے عزیز  
کمر دیا و فریاد نئی کو کرتا ہے دین  
کونسا پیش ہے سر کی زیر اے عزیز  
بیچ شام کی ہے وقتان اے عزیز  
پرو فون میں دن کی رقص اے عزیز  
کون اس مقرر ہو لکھن جہان میں کھڑ  
رنگ سے تار نام تو تارے ہمارا عزیز  
سدا وہ گلستا کی آبی و صبر اے عزیز  
ناب عزیز کا قدم اے عزیز



نہاں کیا ہوا نہ ملک میں نہ خاردار نہ  
 نہ ہوا نہ ملک میں نہ خاردار نہ  
 نہ ہوا نہ ملک میں نہ خاردار نہ  
 نہ ہوا نہ ملک میں نہ خاردار نہ

جس ملک میں نہ ہوا نہ ملک میں نہ خاردار نہ  
 نہ ہوا نہ ملک میں نہ خاردار نہ  
 نہ ہوا نہ ملک میں نہ خاردار نہ  
 نہ ہوا نہ ملک میں نہ خاردار نہ

دیوان غافل

۲۴

کلیں عشق کا تماشہ دیکھو  
 کاشن عشق کا تماشہ دیکھو  
 کاشن عشق کا تماشہ دیکھو  
 کاشن عشق کا تماشہ دیکھو

باغبانے جو کالاسکو بھی گلزار سے	سبزہ بیکانہ تھا کیا اتناے عنایب
حسن دانی کو ہر کیا درکار زیب عارضی	نیچہ گل کب ہی محتاج خاے عنایب
افشای ہے غنچہ تختہ گل تخت ہے	سایہ ہر برگ ہر بال ہمارے عنایب
پیرین میں پھر نہ وہ پھول سائے ہمیں	عطر گل ہوئے اگر زیب قبا عنایب
دیکھتی جد خزان سے حسینان چمن	کچھ وفا کرتی جو عمر بے بقا عنایب
ہم وہ نصف ہیں کہ وصلی پر خط گلزار میں	رات دن لکھتے ہیں ہر آئے عنایب
وہ مریض عشق ہے ممکن نہیں اسکی دوا	ہو زر گل بھی اگر صرف دوا عنایب
بلس نالان کو بھی جانا تھا ہمراہ ہوا	کاروان گل کو لازم تھا درک عنایب
جوش پر ہوا سحر فون شیدان چمن	ہو گیا گل رنگ دشت کر بلائے عنایب
غنچہ خاطر شکفتہ ہو تو اس تنگی پہ بھی	خود نفس ہو جا باغ و گشتائے عنایب

ہم اگر تعلیم دہ ہوتے نہ اسے غافل تو پھر  
 کون سنتا نا کہ رنگین اداے عنایب

گل ہے عارض تو قد یار درخت	کب ہو ایسا بہار دار درخت
---------------------------	--------------------------

یون تو چھوے گل فوی  
 یون تو چھوے گل فوی  
 یون تو چھوے گل فوی  
 یون تو چھوے گل فوی



[illegible]



کون کھو لگیا ترے بند قبا میرے بعد  
 خون رُلا لگیا اُسے رنگ خمار میرے بعد  
 مجھ کو کیا پھر جو کوئی بھول کھلا میرے بعد  
 پہلے میں آتا ہوں در باد صبا میرے بعد  
 یعنی مقبول ہوتی میری عامیرے بعد  
 ناتھ میں پھر کبھی خجڑ نہ لیا میرے بعد  
 کیا صیا دنے اک اک کو رہا میرے بعد  
 نوا کوئی گرفتار بلا میرے بعد  
 جھسا ملنے کا نہیں اہل قبا میرے بعد  
 پھر گئی ایسی زمانے کی ہو میرے بعد  
 ذکر محفل میں جو کچھ میرا ہو میرے بعد  
 دیکھیے اب کسے لاتی ہو قضا میرے بعد  
 بھول کر بھی نہ مجھے یاد کیا میرے بعد

چاک اسی غم سے گریبان کیا ہی ہیں  
 اب تو ہنس نہ سکتا ہوا ہونہا ہی  
 میں تو گلزار سے دلنگ چلا غنچہ رش  
 وہ ہو خواہ چمن چمن کہ چمن میں بر صبح  
 تنگے مرنے کی خبر یا مرے گھر آیا  
 ذبح کر کے مجھے نادم یہ ہو وہ قاتل  
 میری ہی زمرہ سخی سے چمن تھا آباد  
 آگیا چمن میں اُسے لاکھ کا کینا دا  
 قتل تو کرتے ہو پر خوب ہی پچھتاوے  
 برگ گل لائی صبا قبر پر میرے نسیم  
 گر پڑے اکھ سے اُڑ بھی کیا کالاسو  
 تیشیر ہی سوچ ہو قتل میں مجھے  
 شرط یاری ہی ہوتی ہو کہ تیرے قاتل

میرا جیسے کہیں اس گل گلزار سے  
 کون کھو لگیا ترے بند قبا میرے بعد  
 خون رُلا لگیا اُسے رنگ خمار میرے بعد  
 مجھ کو کیا پھر جو کوئی بھول کھلا میرے بعد  
 پہلے میں آتا ہوں در باد صبا میرے بعد  
 یعنی مقبول ہوتی میری عامیرے بعد  
 ناتھ میں پھر کبھی خجڑ نہ لیا میرے بعد  
 کیا صیا دنے اک اک کو رہا میرے بعد  
 نوا کوئی گرفتار بلا میرے بعد  
 جھسا ملنے کا نہیں اہل قبا میرے بعد  
 پھر گئی ایسی زمانے کی ہو میرے بعد  
 ذکر محفل میں جو کچھ میرا ہو میرے بعد  
 دیکھیے اب کسے لاتی ہو قضا میرے بعد  
 بھول کر بھی نہ مجھے یاد کیا میرے بعد

دیوان خاقل

۲۶

میرا جیسے کہیں اس گل گلزار سے  
 کون کھو لگیا ترے بند قبا میرے بعد  
 خون رُلا لگیا اُسے رنگ خمار میرے بعد  
 مجھ کو کیا پھر جو کوئی بھول کھلا میرے بعد  
 پہلے میں آتا ہوں در باد صبا میرے بعد  
 یعنی مقبول ہوتی میری عامیرے بعد  
 ناتھ میں پھر کبھی خجڑ نہ لیا میرے بعد  
 کیا صیا دنے اک اک کو رہا میرے بعد  
 نوا کوئی گرفتار بلا میرے بعد  
 جھسا ملنے کا نہیں اہل قبا میرے بعد  
 پھر گئی ایسی زمانے کی ہو میرے بعد  
 ذکر محفل میں جو کچھ میرا ہو میرے بعد  
 دیکھیے اب کسے لاتی ہو قضا میرے بعد  
 بھول کر بھی نہ مجھے یاد کیا میرے بعد

کون کھو لگیا ترے بند قبا میرے بعد  
 خون رُلا لگیا اُسے رنگ خمار میرے بعد  
 مجھ کو کیا پھر جو کوئی بھول کھلا میرے بعد  
 پہلے میں آتا ہوں در باد صبا میرے بعد  
 یعنی مقبول ہوتی میری عامیرے بعد  
 ناتھ میں پھر کبھی خجڑ نہ لیا میرے بعد  
 کیا صیا دنے اک اک کو رہا میرے بعد  
 نوا کوئی گرفتار بلا میرے بعد  
 جھسا ملنے کا نہیں اہل قبا میرے بعد  
 پھر گئی ایسی زمانے کی ہو میرے بعد  
 ذکر محفل میں جو کچھ میرا ہو میرے بعد  
 دیکھیے اب کسے لاتی ہو قضا میرے بعد  
 بھول کر بھی نہ مجھے یاد کیا میرے بعد



درتہ مشوق  
خار کی جازمہ یا گل کا سونچ  
موسے کرنا یونین تو یہ جاکہ بیخانی کے بیج  
فندہ زن ہوئے ہیں سانغویہ کی استغفار  
کے کے میں گیسو کا دیوانہ ہوں جو بارسیا  
میں گئے ہیں ای زب کی جھکا پر  
ہے یقین بجائے دیوئے کالا اے ضم

دیوان غافل

۲۷

عکس رخسار است که میوتون که مار پر  
 جعد دو دلی کی ایندین که جلی نه قد  
 پھنکنا عقی یہ کن دستوق بام یار پر  
 کشا گردن بدو سجاو کاو فان غبر  
 یاسا کب اس سے پیاف کا کاسا پر  
 صاب دل تھی یو مونی اذی مفا پر  
 کو یون سا کب سوادی کا کاسا پر  
 اس سے کرتی ہے جو کدو کاسا پر  
 گمان فامہ کاسا پر  
 کدو کاسا پر  
 کدو کاسا پر

ذکر بیان ہی میں حالت ہونے ہر دامن میں تار  
 بیضہ بلبلا بھی بہتے پھرین مثل حباب  
 کیونکہ جائے گلشن خسارتک مرغ نظر  
 عشق بت میں ہم اُسے زنا سمجھے اوی جنوں  
 بنگیا وہ ناقہ مشکین در شانہ کشتی  
 بے سبب دل سوسد آہ ہوتی ہر لب بند  
 دیکھ کر زخمون کو میری خون وئی ہر قدر  
 گر ہی چالا کی دست جنون ہر بعد مرگ  
 اوی جنوں چھوڑا نہ تو فی ایک پیرا میں تار  
 ہم اگر رنے کا اپنا باندہ دیں گلشن میں تار  
 حلقہ حلقہ دام کو مانند ہیں چمن میں تار  
 پیچ رہے گرد یکے دو چار بھی گردن میں تار  
 اُس پر سی ڈر رکھ دیں زلف کو جس زرن میں تار  
 خود بخود درتھا ہر سار چشم کاشیوں میں تار  
 بنگیا رشک گل دیوہ سنون میں تار  
 تو کفن کا ایک پہنے کا نہیں بد فن میں تار

کیا کمون میں کٹ شمشیر گاہ یار کا  
صاف ای غافل گذر جا تا ہر جون صابن میں بار

خطاشکیں یہ نہیں ہر عارضہ لدار پر	رہ گیا ہے جل کے سبزۂ آتش خسار پر
حملہ یوں کرتی ہے غفلت مردِ مہشیار پر	جس طرح ہوئے ہجوم خواب شب بیدار پر
مر گیا ہوں ایک گل کی سرخی خسار پر	غسلِ میتِ مجھ کو دینا تحفہ گلزار پر

[illegible]



صبر کی ہے یا کہ یہ درج و شہوار پر  
 کیا راقصے میں نوبت آئی جب تلوار پر  
 کیجیے نرگس کو صدقے نرگس بیمار پر  
 گل کے اوپر جا پڑے گرامتہ دالون خار پر  
 ابر بھی آٹھ آٹھ آنسو دگیا کسا پر  
 پیچھے کرتے تھے ہم بھی باغ کی دیوار پر  
 گرتے ہیں گاما ہزاروں جنس حسن بیمار پر  
 چھائے پڑ جائینگے لاکھوں یار کی تلوار پر  
 چشمہ شیریں نظر آتا ہی جس کسا پر  
 لاکھوں پانی کے گڑے پڑ جائینگے گلزار پر  
 رنگ رفتہ آگیا پھر حیرہ بیمار پر  
 کھینچتا تصویر بلبیل باغ کی دیوار پر  
 بات چلا کر نہیں کرتے سر بیمار پر

خال غنہ فام ہو پست لب و لہار پر  
 کیوں ہوؤں کو تاترو ہو بے کی تکار پر  
 وارے گل کو اگر تیرے گل خسار پر  
 مائل حسن نکو ہوں بسکہ باغ و بہرین  
 برق ہی نالان تھی اک ماتم فرادین  
 یاد آیا میکہ جب کچھ طاقت پروار تھی  
 ایک بھی دیکھانہ ہمنے ہر دمہ کاشی  
 میرے خون گرم میں تاثیرِ شیراب کی  
 صُوتِ فراد چھ جاتی ہے اکھوں کے تلے  
 ایک قطرہ گر عرق کا اسکو چہرے گرا  
 آمد آمد کے تیری اویسحائے مان  
 خامہ نقاش میں ہو تاج و زنگ اتھا  
 درد مند عشق کو بالین سے ہٹاؤ شورش

دیوان خاقل

جیسے جلیقہ و صدف سے گہ تر باہر  
گر سیدین امین تجھے جاے پیدین یقی  
میرے سینے سے نکلی اویں رن ہم  
پیارے بیوی بیکہ تھیکہ باہر  
پیارے بسکے آویں تھیں  
گوارے بھی بیکہ تھیں باہر  
سین پیدین تھیں

[illegible]



[illegible]

۲۹ دیوان غزل

کفن بھی کر کے میرا تدفین کر دو اور سوزن پر  
وہ بھونک رہا خود رفتہ تو میں اپنے قدم دھست میں  
مکان جادہ پر میرا جسم جکڑا دیا سوزن پر  
جست یہ تھا ہر وقت یہاں میرا ہر سوزن پر  
کہ فادہ دے دے تو یہاں میرا ہر سوزن پر  
بلا لیا میرا دھن دھن میرا ہر سوزن پر  
ابھی اپنی کتھن میرا ہر سوزن پر  
میں فانی میں میرا ہر سوزن پر  
بکرا میرا ہر سوزن پر  
میں فانی میں میرا ہر سوزن پر  
بکرا میرا ہر سوزن پر

موج زن ایسا ہے دریا سے محبت غافل  
جسکے گرداب سے نکلے نہ شناور باہر

پتراہر عکس کس سیمین بدن کا صحن گلشن پر  
 عبت بیٹھی ہے بلس بھو لکشاخ نشین پر  
 کس ازین آج کس کس کا رنگ ہے تو سن پر  
 تری جانے سے یہ مدد ہو گلا گلشن پر  
 یہ کسکے سبزہ خطانے جلا کر محکومار تھا  
 نہ پوچھو کچھ ہمار مزرعہ لفت کے حاصل کی  
 خدا کی واسطے قاتل نہ دھو خون شہیدار کو  
 غلش حتر گانکی یاد آتی ہو کیا ناکو لگان دین

بہار برگ داودی نظر آتی ہے سوسن پر  
 گریبان گل نے پھاڑا ہر می فریاد شہون پر  
 گریبان کو ہر حکم حلقہ فتراک گردن پر  
 گلے رکھ رکھ دیے غنچوں تیغ برگ سوسن پر  
 جو سبزہ جل ہا ہر مثل شمع سبزہ فتن پر  
 نیچے گر برق سے تو قبضہ حاکم بوخرمن پر  
 بھلی لگتی ہے سرخی تیری تیغ نہایت پر  
 جو خون ہم کا قطرہ ہو نقصان لوک سوزن پر

[illegible]







دیوان خانی

ہیں تصویر میں قرین غافل حسیان دکن  
گر یہ ہے ہے بہت وہ کشور معمور دور

چھریں نہ نکالیں افکار کے اوپر  
جو بندگی حق کے باغ میں رہندہ  
موقوف نہیں کا فردیند اس کے اوپر  
میا دگی فضل بہار اور کبھی دست  
رکھانہ فضل یار کی دیوار کے اوپر  
جو باغ میں زنگ کی دیوار کے اوپر  
مدد کی اس زنگ کی دیوار کے اوپر  
یہ گریہ کی اس زنگ کی دیوار کے اوپر  
وہاں اس شدت کی دیوار کے اوپر  
نہاں اس دیدار کی دیوار کے اوپر  
نہاں اس شدت کی دیوار کے اوپر  
نہاں اس دیدار کی دیوار کے اوپر

[illegible]



[illegible]



دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے  
 دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے  
 دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے  
 دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے

ہر موج بحر دامن ساحل میں جھپکتی	چفت کی دیکھ دیکھ تری شبنم پہ خط
کھینچا ہو کسے یہ تجھے آغوش ہم میں	باہون کے پرگئے ہیں تن بنا زمین پہ خط

غافل ہے جو جان میں سلیمان ملک فقر	
وہ کھینچتا ہے نسیم کا تاج و نگین پہ خط	

موج سرشک ہو جو نہ زنجیر پائے شمع	مجلس میں میری قبر پر نہ کوئے شمع
اس حسن عارضی کو ذرا بھی نہیں فروغ	کب شبنم ہو کر کوئی دنگو جلا شمع
عاشق کے گراثر نہ سوز و گداز میں	پروانہ جل مرو تو نہ آسویں شمع
اشدرے میرے کلبہ اخوان کی تیرگی	سائے کا حکم رکھتی ہو جبین جلیق شمع
خندان کبھی ہے اور کبھی گریان میں	گھلتا نہیں کسی پہ بیان جا شمع
تو وہ ہی جہیہ مرتے ہیں عور و ملک سری	دیکھا نہ جز تنگ کوئی بتلا شمع
غم میں اگر تنگ کر ہے چاک جیب صبح	شام سیاہ پوش ہو صرف عزائے شمع
ہر پیر کے صدقے کے نہ کیوں ہو تو امی تنگ	دیکھا نہیں ہو انکھ سے تو نے سوا شمع
پروانہ مجھ سے کہنے لگا اس کو دیکھ کر	آسپد میں شاربون قہر ہو شمع

دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے  
 دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے  
 دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے  
 دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے

دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے  
 دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے  
 دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے  
 دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے

دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے  
 دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے  
 دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے  
 دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے

دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے  
 دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے  
 دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے  
 دیکھا نہیں ہے باور دے لو کہ یہ ہے



آتش نہ خسار جان شعله در جیسے ہوتی  
 کچھ نہ نسبت نہیں در نہ پر پروانہ کو  
 جلے مر جائیگا پروانہ اگر آتش کی کچھ  
 حال عاشق کی خبر ہوتی نہیں عشق کو  
 روشنی اک سب تو کرتے مرقہ مجنون پیغم  
 دستگیری کر کسی پروانہ فسادہ کی  
 پسے تو جلتی ہو پروانے ہر اک نرمین  
 خامشی میں کب کشکی شب طوق فراق  
 اٹھ گئے محفل سے حیران ہو یہ تنگ  
 جیسے میں تاہوں بھی مجھ پہ تباہی فدا  
 تو وہ ہوا اٹھا اگر محفل سے گھر جانی لگے

چوہ پایے لنگ سے معذور ورنہ نرم سے  
چند گام آتی اسے لینے کو مشتاقانہ شمع

دیوان غافل

24

[illegible]



[illegible]



کون نہ سب غلام  
شاہد بھولا گلا جانے زلف غبار  
نہ نہ سواری انبی دوید بیوی کی کمر  
جب جاوے گی ایک وزدانان یک  
ساحل سے پری بین یہ طاقت پرین یحییٰ  
کن فلک ناعی کا تیری شمشیر کش  
نالہ تابین اسکا ابوسرور  
وزیر و وزیر کے چکر  
ایا جانی کہ جو ہو علم کیا زبان  
پت



لکھنے نہیں کانہ آہ جابا  
 چکر چکر کا کلبہ فران میں  
 لکھنے نہیں کانہ آہ جابا  
 چکر چکر کا کلبہ فران میں  
 لکھنے نہیں کانہ آہ جابا  
 چکر چکر کا کلبہ فران میں

وہ آہ تاب سب کی خاطر  
 محشر میں داد و دیوار  
 جو جاے گھر و جاے گھر  
 ہنستے ہیں بے نیازی  
 دور و زبیرا نہ ببارین کا رنگ  
 صانع نے کی واپس ہنسا گلری

دیوان غافل

۳۷

اپنے رونے کی غافل کچھ بھی ہے فرتج کو  
 خون میں تر تو دامن سے ہو گیا گریبان تک

چشم خونبار سا بر سے نہ کھوپانی ایک	ابر ہر خند کرے اپنا مو پانی ایک
شست و سونا نہ اعمال کی جس سے ہو	برس و ابر گرم مجھ سے تو پانی ایک
لاکھ پانی سے میں ہو یا نہ چھارم کا خون	کام آیا نہ مرے وقت رفو پانی ایک
آج تک شک مری آنکھ سے گرتے ہیں خید	خوف میں پری یہ کھتا ہر سو پانی ایک
تا مگر ابر مژدہ اپنا تو برس سا سو بار	نہو اموج زنان تا بگلو پانی ایک
ہم تری چال سے دل کیونکہ نہ ماریں مرغ	بازی دشواری تجھ سے تو عد پانی ایک

باری مرغ میں بھی مار رہی غافل کی  
 تجھ سے جتنا نہ وہ ادھر عیدہ جو پانی ایک

کیونکہ یہ تفت شک سو مژگانین لگی آگ	شبم سو کہیں بھی ہوستانین لگی آگ
نہ اس سے دھوان نکلو ہے نہ شعلہ اٹھے ہر	یہ طرف ہمارے دل نالان میں لگی آگ
آتش جو ہمارے تن پر دماغ کی بھری	دھن بھجانی تو گریبانین لگی آگ

بیان کھاتے سے نہ تبت دہن کا رنگ  
 پرزدہ اٹھا کھاتے سے نہ تبت دہن کا رنگ  
 جو ایک ہو گیا دہن کا رنگ  
 دہن کا رنگ ہو گیا دہن کا رنگ  
 دیکھا نہیں دیکھا نہیں دیکھا نہیں  
 دیکھا نہیں دیکھا نہیں دیکھا نہیں  
 بد لائے وقت فصد بھی فون بد لائے  
 اس وقت فصد بھی فون بد لائے

اب دہن کا رنگ ہو گیا دہن کا رنگ  
 دہن کا رنگ ہو گیا دہن کا رنگ  
 دہن کا رنگ ہو گیا دہن کا رنگ  
 دہن کا رنگ ہو گیا دہن کا رنگ



دیرم بود و در وقت بیانی که در آن زمان  
 کیست که در آن زمان که در آن زمان  
 کیست که در آن زمان که در آن زمان  
 کیست که در آن زمان که در آن زمان

دو پیر کو تو نہ تو را کھجے جس کے پھول	منع تاراج چین سے تلو کر سکتا نہیں
بھرم لڑ لیکے پرمزہ تری مجلس کے پھول	گلشنِ جنت کی ترین آنسو کرتے ہیں ملک
آج میں گور غریبان میں صبا کے پھول	خود بخود گلشن کے گل اڑا کر کے آتے ہیں بان
بیشتر وہ کان میں کھتا ہر آنسو کے پھول	یا حسین کے کیوں نہ ہو دلوں کو ہمارے رشتگی
میں ابھی لاؤں تجھے درکار ہو میں کے پھول	کتنی ہے فصلِ خزان میں اس کے یہ باد صبا
تا سحر سو مرتبہ تازہ ہو پس پس کے پھول	تھی ہم غمخشی کی تیری بیوہ میں ہی رات
اکام ہی آوین گے اکدن کیسے غم کے پھول	سیم و زر کے پھول گئے دو تصدق تم مہین

وان کسی عاشق کا اسے غافل مقرر تھا مزار
داسن جانان کے گلشن میں جہان تھو کے پھول

تیرے پیر میری عزیزوں نے چڑھا دیے پھول	ہستار یار میں وہ ننگے نر گس کے پھول
تیری یاد نکلتے جراب کے پس پس کے پھول	ہو گئے بودار اعجاز کھ کا رنگ سے
آتش گل سے پڑا ہوا آتشا میں اس کے پھول	کیون بھل مضطرب کر چمن میں گل کے
باغبان الی میں اس کی ست لگا جس کے پھول	گنگت گل سے بھی ہوا شہتہ جو نازک و مانع

نہیں ہے کہ کسی کی وہ مصیبتوں سے  
 نہ نہیں ہے کہ کسی کی وہ مصیبتوں سے  
 نہ نہیں ہے کہ کسی کی وہ مصیبتوں سے  
 نہ نہیں ہے کہ کسی کی وہ مصیبتوں سے

دیوانِ غافل  
 ۳۸

بطحہ از رنگ و بو و بون صبح و مجلس کے پھول  
 بطحہ از رنگ و بو و بون صبح و مجلس کے پھول  
 بطحہ از رنگ و بو و بون صبح و مجلس کے پھول  
 بطحہ از رنگ و بو و بون صبح و مجلس کے پھول



کے لئے جگہ نہیں ملے گی  
 یہاں تک کہ وہ اپنے  
 اپنے لئے جگہ نہیں ملے گی  
 یہاں تک کہ وہ اپنے  
 اپنے لئے جگہ نہیں ملے گی  
 یہاں تک کہ وہ اپنے

بہن کی سیر کے لئے  
 نہ کو باہر میں نہ باہر میں  
 غافل بن کر رہے ہیں  
 شہر سے دور آباد ہیں  
 بچے بچے نہ بچے بچے  
 اگر ہاتھ باندھ کر

۳۹  
 دیوان خاقانی

مظہر ساقی نے دیکھا  
 چھین چھین کر  
 ایک کشتہ گلزار بنادیا  
 یہ پاس اس دب تھا  
 ہرگز نہ اس فون کی  
 جھوٹی آئی ہے  
 میں فون کی آئی ہے  
 میں فون کی آئی ہے

<p>کوئی قسانہ خوش آئے نہ بچکوا و غافل                  جو گوش دل سے سنے تو ذرا ہمارا حال</p>	
<p>قص لبیب کا سو گستاخانہ فرسے کیا حاصل                  نہیں کچھ دیدہ عاشق تھا عکس کی کھین                  نفس کی آمد و شد پر جنبش نہیں ہوتی                  در زندان تلک فری بھی تھا نہیں نہیں                  جلا یا نہ کسی نے نہ کسی گل پر تو عاشق ہے                  ترا بیمار وقت نسخ یہ رو رو کر کتا ہے                  سنو اگر زلف کو مشاطہ اور لو فون کوئی                  مزا باغ تماشا چہرہ رنگین خوبان ہے</p>	<p>وہ اگلے چھپے پھر یاد دو ان سے کیا حاصل                  جو تینے آئینہ دیکھا تو سر سے کیا حاصل                  تری بیمار کو آئینہ دکھلاؤ سے کیا حاصل                  ہمارے یاد کی زنجیر کو ان سے کیا حاصل                  تجھے اور لالہ میری طرح کل کھاؤ سے کیا حاصل                  جہاں اٹھ کر جو جیم تو پھر ان سے کیا حاصل                  صبا کو طرہ سنبل کے سلجھاؤ سے کیا حاصل                  مجھے ہر تماشا باغ میں جانے سے کیا حاصل</p>
<p>قیامت کو تو اسے غافل عیان ہو گیا نور صبح                  شب حیران کی تاریکی میں گھبرانے سے کیا حاصل</p>	
<p>تیری صفائے پاک نہ ہو چکیا سے گل                  گرتے ہیں گلزار شربت شست سو گل</p>	

لگا ہوا ہے  
 یہاں تک کہ وہ اپنے  
 یہاں تک کہ وہ اپنے  
 یہاں تک کہ وہ اپنے  
 یہاں تک کہ وہ اپنے  
 یہاں تک کہ وہ اپنے



[illegible][illegible]

\_\_\_\_\_







۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

دیوان غافل

۱۰  
 باز کیوں کو رہتای باز گری سے کام  
 خوبان سہین سے نہیں ملتے اندرون  
 ایسا گدگد کیا ہے مرا بے زری سے کام  
 مڑا گئے تیغ پہنچے کیوں چرخ شمع  
 پوٹا ہی کیا تو ایں گدگری سے کام  
 شاعرین و فنکارے شاعری سے کام  
 اسی واسطے کیا شاعری سے کام

شاعرین و نویسندگان  
فناطی سبکی و اسکیا  
کدورت کمال غبار  
نیکو طبع و نیکو حال

خوف محشر ہے کیا ہمیں غافل  
پیر و آل مصطفیٰ ہیں ہم

ہو گی شب فراق نہ شور و شب سے کم  
مانند خامہ کیونچ چلیں ہر کے بل و مان  
بوسے و نام سے بھی جو نفرت ہر پار کو  
اُس سے نگاہِ لطیف کی امید کیا رکھیں  
کشتہ اُسی کو جانو تیغِ نگاہ کا  
جب کے کہ اگئی چمن حسن میں خزان  
دنیا میں محبو شادی غم ایک سارا  
ہم مقتدر ہوں تباہ عشق کے جو وہ

[illegible]



[illegible]



خورشید کا رخسار  
 بے تاب بھی بے تک  
 کن خون جان جهان  
 جس سے باون میں  
 نام بھی غافل  
 کر سمع افغان  
 ہر ساکن محفل  
 ان ظلم کے ماروں

شوق نظارہ قاتل چو پس از دج بچھا کشتہ چشم ترا جان کے آہوے ختن دیکھ کر چشم خماری کی تری سرخی کو کہیں لیلی کے تو آنے کی خبر آج نہ ہو دوستان کو جو میں یاد کروں اساقی شیفہ صورت خوبان نہ ہوتا ہرگز	کیوں گھلی رہیں میری تہ خجڑ نکھیں سنگ تربت سحر مری ملتے ہیں اکثر نکھیں شرم کمار سے چرا دی ہیں کیو تر نکھیں آہوے نبی بچھاتے ہیں میں پر نکھیں وہیں بھرا ہیں مری صوٹ ساغ نکھیں صلح خلق بنا تا نہ مری گر نکھیں
---	--

وید گلزار جہان او بھی کرے غافل بند ہو جائیں گی اک روز مقرر نکھیں
---

کون کتاب کہ ہم عشق نہاں کہتے ہیں تیغ ابرو پہ کھنڈ اتنا بتاں کہتے ہیں دیکھ لے لالہ و طاؤس بھی چھپ سکے اثر سوز جدائی سے وہ جل جاتے ہیں کافٹ دل ہی سے جا ہوں پس گ دیا	شک خیار و نہ پوٹھوں پہ فغان بکھتے ہیں نہ تو تلوار نہ خنجر نہاں کہتے ہیں یہ ہمیں چن تری داغ نہاں کہتے ہیں یار تربت پہ مری پھول جہاں کہتے ہیں میری چھاتی پہ یہ کیوں سنگ گر ان کہتے ہیں
--	--

ان کو کون سے کیا کھیں  
 وہ خط بھی کہیں  
 کہیں کی طرف سے  
 کہیں کی طرف سے  
 کہیں کی طرف سے  
 کہیں کی طرف سے

دیوان غافل  
 ۴۴







ہر چند مانگتا رہا وفا کی چوٹی سے میں  
 کتا ہے شب کو مہر کے اس کا فز و فن  
 گدگد کے خون سے منہ کی چوٹی سے میں  
 کتا ہے شب کو مہر کے اس کا فز و فن  
 ہر چند مانگتا رہا وفا کی چوٹی سے میں  
 کتا ہے شب کو مہر کے اس کا فز و فن

اکہر مجھ کو باد صبا شاہدِ محروم سے	تیرے لیے روتا ہوں کوئی نجد کے بن میں
آتا ہر جود مان اُس قدموزو کا تصور	لگ لگ کر گلے سر کے روتا ہوں چمن میں

سر کوئی اٹھاتا نہیں آگے مرے غافل  
 بیٹھا ہے عمل جب سے مرا ملک سخن میں

کسطحِ نالہ کرے بلبلِ چمن کی یاد میں	گھس گئی اسکی زبان تو شکوہِ صیاد میں
داد خواہوں کی اگر پریش ہوئی روزِ جزا	سب سے پہلے آئنگے ہم عرصہ فریاد میں
کیا لپٹ جائیں تجھے آفتِ سمجھاکو ہم	یہ نزاکت یہ صبا ہے کہاں شمشاد میں
کامِ شوقوں سے بھی عاشق کو لیتا ہر عیش	کیونج شیریں جان سے اپنی عم فریاد میں
دامنِ لالے نسیم گلشنِ خفت نہ کھینچ	لگ گیا ہر جی ہمارا اس خراب آباد میں
حشر تک بھی کھینچ نہیں سکنو کی صورتِ یار کی	گر یوں ہی محبت رہی مانی و ہزار میں
کوچہ جانان میں یار و کون سنتا ہر مری	جھپٹے ان پھرتے ہیں لکھنؤں داد و برید میں

شرکنا آپ سے غافل کبھی آتا نہیں  
 عمر اک جب تک نہ کھوے خدمتِ استاد میں

تصویر ازتری اسے دم گل سے میں  
 ہر چند مانگتا رہا وفا کی چوٹی سے میں  
 کتا ہے شب کو مہر کے اس کا فز و فن  
 گدگد کے خون سے منہ کی چوٹی سے میں  
 کتا ہے شب کو مہر کے اس کا فز و فن  
 ہر چند مانگتا رہا وفا کی چوٹی سے میں  
 کتا ہے شب کو مہر کے اس کا فز و فن

۴۶  
 زبانِ غافل

ہر چند مانگتا رہا وفا کی چوٹی سے میں  
 کتا ہے شب کو مہر کے اس کا فز و فن  
 گدگد کے خون سے منہ کی چوٹی سے میں  
 کتا ہے شب کو مہر کے اس کا فز و فن  
 ہر چند مانگتا رہا وفا کی چوٹی سے میں  
 کتا ہے شب کو مہر کے اس کا فز و فن

ہر چند مانگتا رہا وفا کی چوٹی سے میں  
 کتا ہے شب کو مہر کے اس کا فز و فن  
 گدگد کے خون سے منہ کی چوٹی سے میں  
 کتا ہے شب کو مہر کے اس کا فز و فن  
 ہر چند مانگتا رہا وفا کی چوٹی سے میں  
 کتا ہے شب کو مہر کے اس کا فز و فن







جان بھی نہ لے لے کر دیا  
اسے پیمان جان یہ تیرا  
حلقہ چرخ بری ہے  
نام بدمیگی ہے حلقہ  
جام و شربت بری ہے  
سینہ ریشہ بری ہے  
زخم گلی سین یہ ملک  
ایسے دیگا بزرگ فردوس  
جان بھی نہ لے لے کر دیا  
اسے پیمان جان یہ تیرا  
حلقہ چرخ بری ہے  
نام بدمیگی ہے حلقہ  
جام و شربت بری ہے  
سینہ ریشہ بری ہے  
زخم گلی سین یہ ملک  
ایسے دیگا بزرگ فردوس

ہم ہیں یا تم ہو میان اور کوئی ناچرم نہیں	وصل کی شب تو مجھ لینے دو اپنا کام دل
ای میری رو دیو کے شایان تو خاتم نہیں	حلقہ گیسو تو کیوں تیا ہر دست غم میں
جو کری بھولے ہیں ایسی وہ کہ تاب ہم نہیں	میری جنت کیکھ آو بھی حیران گئے
کون سی جا پر تو فگن زیر اعظم نہیں	ایک عالم ہے منور نور حسن یا رے
کون سے سرکش کی گردن اسکا گم نہیں	کتے ٹیڑھو کو بنایا دم میں سیدھا یارے

جان بلب ہے میں غافل فرقت مشوق میں  
گریہی اسکا غافل ہے تو اک دن ہم نہیں

بے غرض ہو تو تو پھر بندہ خدا کی کم نہیں	حرص سے خالی بیان کوئی نبی آدم نہیں
جیون گلی تصویر میر گرتن میں ان پر دم نہیں	ہم فراق یار میں نے سو بھی کچھ کم نہیں
گرد صحرا کی لباس فاخرہ سے کم نہیں	میں نے جنوں کو جسے سحران تہی کا غم نہیں
کو نسا ہے دائرہ جو حلقہ ماتم نہیں	کب خط میں رقم حال دل پر غم نہیں
کوڑیا لاسانپ ہی کچھ سمیں اتنا نہیں	یار نے نشان چھڑکی زلف میں غم نہیں
کو نسا آنسو کا قطرہ ہی جو رشک نہیں	ہے تنور فوج میرا دیدہ پر غم نہیں

دیوان غافل

میں نہ مانگے کہ شیطان میں شہید  
اس کے لہنا و شہنشاہی میں  
جنگ کے لہنا و شہنشاہی میں  
کون کتا ہی کہ اس کے تار و پود  
ناخن نہ بڑھ کر ہی یہ چھوٹا جان  
عقدہ غافل ہے کچھ غافل نہیں  
ایک دن میں انی تو لاغر ہے

یہ بناتے تھرتھرتانے لائے  
اسے پیر کا وہ تار و پود  
سیلہ شکون کا زنجیر  
کے پیر کا وہ تار و پود  
سیلہ شکون کا زنجیر  
کے پیر کا وہ تار و پود  
سیلہ شکون کا زنجیر



ایک دفعہ میری بھی  
دردی باده انصاف سے  
کیا تھی بادہ انصاف سے  
الفت شمع رخسار جان ہماری کی  
جل ہی جا تین گے کسی دوزخ سے  
سوز دل دیر سے کسی پیکار سے  
ایک دفعہ میں تیرے دل سے  
کشتان بھی کیسے ہوئے

۶۹  
دیوان غازی

عقد پر دین دے کہ میں نے تو دل سے  
وخت آباد جهان کی کوئی کیسے کر دیا  
اس خرابی میں بعد ہر دیکھ دیر سے  
ہم سے پوشیدہ وہ رکھے ہیں بیکار  
اب تو اس کا فن دین میں بیکار  
عدت پر بھی دین میں بیکار  
بزم میں بیکار ہونے میں بیکار  
دور میں بیکار ہونے میں بیکار  
پانچ سو سال سے بیکار ہونے میں  
پانچ سو سال سے بیکار ہونے میں

<p> لگیا تھا کیا بدن سے غیر کے تیرا بدن  دیکھ کر افسوس نگری تیری لب جان بخش کی  جسکو کوئے یار سے افست ہو کچھ برفنا  کر بدوا و دست تیشہ تو ہی ایسے وقت میں  ہم یہ روئے ہیں فراق یا زمین شل خواب  یہ بھی ناوانی ہو جان نیا وصال یارین  کیا تماشا دیکھے اس قلم پر شور کا  اپنی خوش حشری پہاے آہوں نکر اتنا غور  جب تب ہوتا ہو اس میں آنروے دل کا خون  کب نہیں و تا ہوں تیری ساق پاکی یارین  قید ہو کر دل نے پانی بند غم سے مخلصی  ہو کفن نظر و زمین میری جو گل مہتاب ہے  رو و زور و غم میں مجھوں کے ہو ذی ایسے سپید </p>	<p> چوینے میں سے وہ عطری خوشبوئیں  سامری کتا ہو یہ عجاز ہے جادو نہیں  گو زمین بھی اس کا قبلہ کیطرت کو زمین  کو کہن کا اتھو کوئی قوت بازو نہیں  چشم تو تم ہو پر اس میں نام کو آنسو نہیں  گر چہ پروانہ ہوں پر چلنے کی مجھ میں نہیں  چشم واکرنے کی فرصت ہوں جا جو نہیں  چشم مجھوں میں سگ لیلی سو ہتر نہیں  سلخ فصا کے کچھ کم مرا پہلو نہیں  کب ہر اک کو چے میں آگے تازہ زانو نہیں  ہو حصار عافیت وہ حلقہ گیسو نہیں  یار بن یہ شمع تربت ہو گل خوشبوئیں  وہ سیاہی اب میان دیدہ آہوئیں </p>
---	---

کون سن کن چھا قفس بین ہو دست بگلستان بین  
 ہم ترشین خواجی الیون سا دل بین  
 کیون



میں کی طرف سے نظر کیا گیا ہے کہ یہ ایک بڑا کام ہے جس کی تکمیل کے لیے بہت سی چیزیں درکار ہیں۔  
 یہاں پر ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ اس کام کے لیے بہت سی چیزیں درکار ہیں۔  
 یہاں پر ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ اس کام کے لیے بہت سی چیزیں درکار ہیں۔

کیونکہ ترکش کل گمان ہو ہر اک کو سپر کہ ترے تیر کو سینے میں مج سے خانے میں

کام آیا نہ بڑے وقت کوئی اسے غافل  
 نہیں معلوم یہ اپنے ہیں کہ بیگانے ہیں

پرسش حشر سے فارغ ہیں جو دیوانے ہیں داغ تو لالہ صحرائی کو دکھلاتے ہیں ایک کعبہ ہے اگر لاکھ صنم خانے ہیں کہ گلابی ہیں بسوسر مٹی پیمانے میں ہیں جو تسبیح سے زائد وہ کوئی دانے میں ہم چراغ رخ پر نور نے پروانے ہیں مہتمم آج مرے نرم میں پروانے ہیں وہی باتیں ہی چرخے وہی یارانے ہیں ہونگے سر سبز قیامت کو یہ وہانے ہیں کھن حوران ہستی میں جو پیمانے ہیں	بتلا رنج مکافات میں فرما لے ہیں گل عارض کیسی ہمیں گل کھانے ہیں غلبہ کفر ہے یہ درتبان میں بخدا کسی آمد ہے جو ساقی نے تکلف کیا خوش نصیب آنکھوں میں مریں سیکان میں ان تینگوں سے ہمیں جانو میں کیا نسبت ہے آمد آمد جو سنی ہو تیری اور غیرت شمع اب بھی باز آئے اگر غیر کے ملو سے و شوخ ہمسے کچھ شک نہ مدت کا نہ حال ہو چھو منتظر تیری شید کج ہیں کیا جنت میں
--	--

دیوان غافل

۵۰

میں کی طرف سے نظر کیا گیا ہے کہ یہ ایک بڑا کام ہے جس کی تکمیل کے لیے بہت سی چیزیں درکار ہیں۔  
 یہاں پر ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ اس کام کے لیے بہت سی چیزیں درکار ہیں۔  
 یہاں پر ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ اس کام کے لیے بہت سی چیزیں درکار ہیں۔

میں کی طرف سے نظر کیا گیا ہے کہ یہ ایک بڑا کام ہے جس کی تکمیل کے لیے بہت سی چیزیں درکار ہیں۔  
 یہاں پر ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ اس کام کے لیے بہت سی چیزیں درکار ہیں۔  
 یہاں پر ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ اس کام کے لیے بہت سی چیزیں درکار ہیں۔



اس باران غبارت با جو سارا فاکل میں  
 وقت و شب پیکر کوئی تشنگی نہ رہی  
 دن کو بالائے فلک و شب کو زینت  
 زینت و شب پیکر کوئی تشنگی نہ رہی  
 دن کو بالائے فلک و شب کو زینت  
 زینت و شب پیکر کوئی تشنگی نہ رہی

جو ہونے سے پہلے ہی سے  
 ایک نئی سے جو احوال کو  
 ایک نئی سے جو احوال کو  
 ایک نئی سے جو احوال کو

دو امان عاقل

۵۱

جو ہونے سے پہلے ہی سے  
 ایک نئی سے جو احوال کو  
 ایک نئی سے جو احوال کو  
 ایک نئی سے جو احوال کو

دوست کس کا چاروں دھم جان ہو نہ نہیں	کس کے اوپر محکوم نہیں کا گمان ہو نہیں
نرمی اندام خواب پر یہ ہوتا ہو گمان	عفو غصوت میں ان کو استخوان ہو نہیں
شرم عصیان سے جھکی ہو ہمدردی	درتہ اناطوق آسن تو گراں ہو نہیں
کب غریبوں پر نہیں ہوتا وہاں تنہا علم	کب گلی میں اسکے شور الامان ہو نہیں
روز سحران میں فی ساری حشر کے آثار ہیں	کیون میں بھتی نہیں شوق آسمان ہو نہیں
حسن و شوہے اگر کوئی زر گل کی طرح	لاکھ پردہ میں چھپا پر نہاں ہو نہیں
کیا سرائے پر خطر ہے اپنا یہ جسم گلی	جو فروکش اس میں دم کا کاروان ہو نہیں
ہم تو اس گلزار میں کھڑے ہیں اپنی بوداں	ایک لیل کا بھی جہیں آشیان ہو نہیں
کس طرح عمر گزشتہ کی تلافی کیجیے	ہو گیا جو سپرہ ہرگز جوان ہو نہیں
عشق و صحت میں صورت بنائی موری	ہقدر بیمار زار و ناتوان ہو نہیں
میں تو اس ہر دور سے تنگ ہن پر کیا کون	دویشانی سے سجدے کا نشان ہو نہیں
حشر تک رہتی ہو عاقل شہر زنگین کی بہا	ہر یہ گلشن کہ جو ہرگز خزان ہو نہیں
کوئی تو ہر مجلس آراے طرب ہر زین	آگے پیچھے جو چل جاتی ہیں سب ہر زین

فکر  
 فکری  
 فکری  
 فکری



خاک صحرای پر ایسے جنوں آتا ہر جو تو

گر زمین تجاؤ نظر آئیگا چھر محل کمان

دیر میں ہمنے تجھے دیکھا نہ بیت اللہ میں

عمر رفتہ پھر سب کی تو نے اور غافل کمان

پیدا ہر نگ مارا گرد و زبان کروں

کستی ہے برق خذہ گلج کہ توسی

مسجد بھی قتل گاہ شہیدان ناز ہے

آثار مرگ ہیں مری میری سے آشکا

کس دن امید اس کے برائی مری جو ہیں

جس سے دل گیا تھا دل حالان شہ

دو کام مجھ میں چلنے کی طاقت نہیں ہی

دو گل ہوا چین میں نہ بلبخ باغبان

پہلو میں دن جگہ ترے پیکان تیر کو

غافل بقول مصحفی فخر شاعران

فی المنزل کوفی بادہ پوچھو  
ایک بھی قطرہ نہ پانی  
پن ہر دوش بان اٹھان  
نظر آئے غم و جان  
بادہ اٹھان پانی  
پن ہر دوش بان اٹھان  
نظر آئے غم و جان  
بادہ اٹھان پانی  
پن ہر دوش بان اٹھان  
نظر آئے غم و جان

دیوان غافل  
۵۲  
سختی کی شیان جو گلستاں درون  
چشم رستہ میں ایسے پاتوں پر عروج  
قائم سے تانہ سا تیرا مان سے درون  
گلیا ای فلک کوئی ایسا چین جو ہم  
پوچھو وطن میں تمام غم بیان سے درون  
صحیح وطن کوئی ایسی تصویر میں  
نہ کہیں کلین کوئی کان سے درون  
مکان تمام کے تری نے ہر جانب  
سیا بون کے تری نے ہر جانب  
پوچھو وطن کوئی ایسی تصویر میں  
صحیح وطن کوئی ایسی تصویر میں  
نہ کہیں کلین کوئی کان سے درون  
مکان تمام کے تری نے ہر جانب  
سیا بون کے تری نے ہر جانب

پیدا ہر نگ مارا گرد و زبان کروں

کستی ہے برق خذہ گلج کہ توسی

مسجد بھی قتل گاہ شہیدان ناز ہے

آثار مرگ ہیں مری میری سے آشکا

کس دن امید اس کے برائی مری جو ہیں

جس سے دل گیا تھا دل حالان شہ

دو کام مجھ میں چلنے کی طاقت نہیں ہی

دو گل ہوا چین میں نہ بلبخ باغبان

پہلو میں دن جگہ ترے پیکان تیر کو

غافل بقول مصحفی فخر شاعران







ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال  
 ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال  
 ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال  
 ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال

ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال	ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال
--	--

ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال  
 ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال  
 ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال  
 ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال

دیوان غافل

۵۴

غافل نہ پوچھے تو وصفِ دہان یار  
 احوالِ عیب ہے یہ کسی پر عیان نہیں

ہر کہے شوق شہادت میں خیال گردن تیرہ بختی کو مرے جسے ملا حق قبول تیغ تو اپنے سمجھ کر کے لگانا جلاد پردہ شب میں کوئی نور چھپتا ہے	شمع سان ہر مہین ہر اپنا و بال گردن خال خیار کہیں ہر کہیں خال گردن کہ مری ہر رگ گردن ہر مثال گردن کب نہاں جہد میں ہر صبح چال گردن
--	---

گر کہیں نہ دیکھو اوراقِ باہن میں  
 بیاضین میں آنکھیں تو قیوب کی کرتی  
 کھلائی دیو کی دوسری طرف سے نقاب الٹا  
 وقتِ حشر کے منہ میں اور گردن میں  
 ہلکا جلی رہی ہو جس میں ہر صفا  
 ہلکا رہا رہا نہیں

ماہِ غدارِ شبِ آرائین  
 ماہِ غدارِ شبِ آرائین  
 ماہِ غدارِ شبِ آرائین  
 ماہِ غدارِ شبِ آرائین

ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال  
 ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال  
 ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال  
 ہندوستان میں یہ جان کر کہ اس کا حال







[illegible]

خط نویسی یہ ہے تو متا قو	ما تھ اک دن قلم تھارے ہین
دل نہ سلجھا اجمہ کے لئے زلفو	خوب ہی پیچ و خم تھارے ہین
اے خوشا حال نکا جو خان	کشتہ تیغ غم تھارے ہین

رات روئے نہیں تو کیوں غافل  
دامن و جیب غم تھا رے مین

کوہ و صحرا اک ہمارے دم و سوا بیا دہین  
 مجلس نگین خوابان کم نہیں گناہ سے  
 نالہ رزخ مجنون سے یہ تیری عرصہ  
 پاس ناموس و فاختہ میں رکھا ہوا  
 داؤد خواہی کہ الگ کیا نہ تیرے چشم میں  
 ہر قصین قیدی نفس کے جلد میں آزاد ہوں  
 کسے یار سباز کے مانند تھرا ہے مجھے  
 دیکھنے کی تیرے کس کس کو نہیں ہوا راز  
 عمار کا پر نہیں مجھوں میں فریاد میں  
 گل میں بیٹھے ہیں استاد ہنر شاد میں  
 قید کی لذت کیا جانیں کہ جو آزاد ہیں  
 درویش و سیرم لب فریاد میں  
 کام کیا اسے کہ ہم تو کشتہ بیداد میں  
 میر و نائے ناگوار خاطر صیاد میں  
 غصہ و غصہ توں سے جو اہل فریاد میں  
 وہ بھی ہیں شوق تری جو کورما و راز میں

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

دیوان غافل  
۵۶

[illegible]

A close-up photograph of a piece of paper with dense, handwritten text in a cursive script, likely Urdu or Persian. The ink is dark and the handwriting is fluid and interconnected. The text is written in a diagonal orientation, filling the frame. The paper appears slightly aged or off-white.



کوہ چوچاں گنداب الگ کچھ اور کتب تقدیریں  
 کون اکاہ ہر معنی سے تری صورت کے  
 کسکو زخمی نہ کیا خنجر مرگاہے ترے  
 سینہ ریشیاں محبت دہن زخم کی طرح  
 رحمت عالم طفلی کا نہ پوچھو احوال  
 دشمن و دوست سبھی پھر گئے ہرے کیا

درف ہمیر تو کچھ اور کتب تقدیریں  
 یہ وہ مصحف ہے کہ جسکی کوئی تفسیر نہیں  
 کون تیرنگہ ناز کا پنجہ نہیں  
 منہ تو رکھتے ہیں مگر قوت تھیریں  
 یاد اس خراب فراموش کی تفسیریں  
 اور یہ کیا ہر زمانے کی جو تاثیریں

کون سی چیز یہ غرہ ہے تجھے اے غافل  
 اب وہ دولت نہیں منصب نہیں جاگ نہیں

کیس نہ اک دست جنون پیرن کی دھجیان  
 جامہ ہی گری ہے تو مر اگلگون قبا  
 غش سے کچھ کچھ ہو چلا اسکا وفاقہ اے صنم  
 گر تری آبی قبا لوجھیا ج بند ہو  
 گریوہیں باہم رگی خبک تیرے حسن پر

دافار نہیں ہر شے کی تفسیریں  
 کیا بوجھ ہی بت مانو نہ کیوں نہیں  
 کیا بار نہ نہا کیوں نہیں  
 کہاں نہیں ہر کوئی ہم و غصہ نہیں

بہر معنی سے تری صورت کے  
 گمان سگاہ خفا کی ان تاثیریں  
 جو کچھ دست خفا کی ان تاثیریں  
 وہ درد مندوں و ناراضوں کی تاثیریں  
 نیکانہ میں کبھی رسات کی تاثیریں  
 غرض جو بلا کی ہے کیا خبر

یہ اب کبھی ہیں آرام سے سینوں میں  
 ملا دون طشت دل اپنے اگر لگنوں میں  
 خروشا ہوں کہ بوریہ پھر سے  
 بچھائیں دیر کاوش نہ زینوں میں  
 زمانہ پلٹا ہے جد سے زینوں میں  
 وہ کون کیوں نہیں اسکا فغان

فلک بھی زینہ اول و بجا زینوں میں  
 غلام بھی زینہ اول و بجا زینوں میں  
 غلام بھی زینہ اول و بجا زینوں میں  
 غلام بھی زینہ اول و بجا زینوں میں

۵۷ دیوان غافل

میں



خوش دامن کس که یارین  
 آستان نینس ہے بسبب شکیں یارین  
 تارک چھک ہے یارین  
 بات فدا ہے یارین  
 وہ رشک ہون کہ قدر ہے یارین  
 ہم بھنم جاب سے پید اہو عزیز  
 وہ رشک لگی تہاے اگر ایشارین  
 کیا دے دے خون بہا دل مقتل کا  
 ۷۰

دیوان غافل  
۵۸  
سازگار

۱۰۰  
 کوئی بھی تو نہیں تمہاری طرح  
 کھلے نہ گھلے اس کے گھٹ فائین  
 انداز میں کلید کے کام سے  
 اٹھا کیا نہ خود فائین  
 کیا یہ بھی ہوئے نہیں  
 جو اگر بھی ہو یہ نہیں

[illegible]



نقص غم کی طرح سے گندار میں  
 کٹھن میں غم کی طرح سے گندار میں  
 کٹھن میں غم کی طرح سے گندار میں  
 کٹھن میں غم کی طرح سے گندار میں

شام شب حال کو ہونے ندن میں صبح  
 کٹھن اسکے خاک میں ملنے کا غم نہو  
 نالے کا ضبط بعد فنا بھی نہو سکا  
 آیا جو یا اس کا رخ آتشیں ہمیں  
 خت جگر نہیں ہیں و اشک کے تھ  
 توڑی ہیں میں نے شیشہ ساغشتے کو بیچ  
 جنکو میان تناسب اعضا پہ تھا غور  
 تیرا کمال طفت جو نہیں ہے ادھر نہو  
 وہ جو چہرہ ہم سے جو دان بھی جدا  
 میری گداز دل ہی سے سیر فی تھی مجھے  
 باہر کہاں ہے مجھ سے مرا گو ہر مراد

دور فلک جو ہوئے مرے اختیار میں  
 پالا تھا طفل اشک ہمنے کنار میں  
 سوراخ پر گئے مری سنگ مزار میں  
 سینے کا داغ تازہ ہوا لالہ زار میں  
 گل چوں بہ چلے ہیں یہ سیل بہار میں  
 ٹوٹے نہ پھر بدن مرا کیونکر خار میں  
 اک ڈھیر پڑیوں گا ہر آنکھ مزار میں  
 و چشم دام تو ہے مری انتظار میں  
 آیا ہمیں ستارہ نہ دارالقرار میں  
 میں نخل موم ہوں چمن وزگار میں  
 دریا تو یاں ہو صوت ساحل کنار میں

کٹھن میں غم کی طرح سے گندار میں  
 کٹھن میں غم کی طرح سے گندار میں  
 کٹھن میں غم کی طرح سے گندار میں  
 کٹھن میں غم کی طرح سے گندار میں

۵۹  
 دیوان خاقل

دانستہ باندھتے ہیں جو مضمون غیر کو  
 غافل وہ شاعر و کئے نہیں ہیں شمار میں

انہی شے میں ہوں دل ناکردہ کار میں  
 کی کیا نہ گلی کھلا شمع ہمار میں  
 کد ز سب و ماہ و سال ہمیں ہمار میں  
 اس کا کاش زندگی کے ہر یار میں  
 مر جادون کا جو الف کیس یار میں  
 پیٹنا ان کا جو الف کیس یار میں  
 پیٹنا ان کا جو الف کیس یار میں  
 پیٹنا ان کا جو الف کیس یار میں

کٹھن میں غم کی طرح سے گندار میں  
 کٹھن میں غم کی طرح سے گندار میں  
 کٹھن میں غم کی طرح سے گندار میں  
 کٹھن میں غم کی طرح سے گندار میں



اس ہے اندون نہ کر بیان ہے اندون  
 عاشق نہ روئے کی کر بیان ہے اندون  
 کتنے ہیں کی کر بیان ہے اندون  
 جو تہن سے لکون نہ کر بیان ہے اندون  
 اس ہے اندون نہ کر بیان ہے اندون  
 عاشق نہ روئے کی کر بیان ہے اندون  
 کتنے ہیں کی کر بیان ہے اندون  
 جو تہن سے لکون نہ کر بیان ہے اندون

جو تہن سے لکون نہ کر بیان ہے اندون  
 عاشق نہ روئے کی کر بیان ہے اندون  
 کتنے ہیں کی کر بیان ہے اندون  
 جو تہن سے لکون نہ کر بیان ہے اندون  
 عاشق نہ روئے کی کر بیان ہے اندون  
 کتنے ہیں کی کر بیان ہے اندون  
 جو تہن سے لکون نہ کر بیان ہے اندون  
 عاشق نہ روئے کی کر بیان ہے اندون

دیوان خاقل

۶۰

نغمے میں اپنی کہ وہ بیان ہے اندون  
 آریا محسن اب وہ بیان ہے اندون  
 کچھ بھی خیال کو غریبان ہے اندون  
 ابھی میں کہہ جا رہا وہ بیان ہے اندون  
 دہن بجا رہا کہ وہ بیان ہے اندون  
 اسے سوچ بھی کر بیان ہے اندون  
 سوچا ہے کہ کجا فتن خواجہ کجا  
 وہ دن گئے کہ بستر میں ہے اندون  
 کاش کہ میں دریں ہے اندون  
 یہی وہ ہے کہ بستر میں ہے اندون

اشد ری شرح حسن کہ مجنون کو دکھ کر  
 تلوون کے میرے لگی ماری شکر کے  
 شوق شراب خوش بوس کنارو  
 دعوت کسی کے خجریچان کی کیا کرو  
 یکسان میں سے قبر کو میری بنائیو  
 اس عالم فنا میں قیام نہ پیچھین  
 نسبت پری سو دیتے ہیں اور جو تھے  
 سرکھ پہرے مگر کہ آدھ عشق میں

چھپ چھپ گیا ہر ناقہ یلی غبار میں  
 سجدی لگائے غیر جو پائے نگار میں  
 کیا کیا ہیں خستین دل امیدار میں  
 اک قطرہ خون نہیں ہر مرے جسم ار میں  
 میں مر گیا ہوں حسرت بوس کنار میں  
 آرام کچھ ملا بھی تو کج مزار میں  
 کرتے نہیں ہیں فرق وہ کچھ فور و ناز میں  
 نامرد کا نہ ٹھہرے قدم کا زار میں

اے غیرت سیخ خبر اسکی جلدے  
 خاقل تڑپا ہا ہر ترے انتظار میں

تراشک خون کے گوشہ طمان ہے اندون  
 غنچے کی طرح چاک گریبان ہے اندون  
 کیا سیل اشک و مرے مھر کی راہ لی

کیا آب رنگ پر یہ گلستان ہے اندون  
 خوش ہوئے ہے فصل بہار ہے اندون  
 کوسون تلک سنبھیا مان ہے اندون

وہ دن گئے کہ بستر میں ہے اندون  
 کاش کہ میں دریں ہے اندون  
 یہی وہ ہے کہ بستر میں ہے اندون  
 کاش کہ میں دریں ہے اندون  
 یہی وہ ہے کہ بستر میں ہے اندون  
 کاش کہ میں دریں ہے اندون  
 یہی وہ ہے کہ بستر میں ہے اندون  
 کاش کہ میں دریں ہے اندون



[illegible]



[illegible]

بهر آئی آنکه غالی دیکھ کر قصه فریدون کو  
ملار تبه نه بیت المال کا بھی گنج قرار دیکو  
و کھا دیو نیکو امو قاتل سرداران پر خون کو  
بھلا کیا اس کے نسبت تیر حسن روز افزون کو  
تری گشتہ اپنی ساتھ چکر دین جو گردن کو  
جوانی میں وہ بھیجکا اپنی خطا کو مضمو کو  
ڈونے پر ہر چشم ترمی اس بے سکون کو  
ندیر سر و ناموزون کے نسبت قدموزون کو  
نہ سمجھیں پیش پا افتادہ وہ طوبے کو مضمو کو  
کیسں بلو فری کردن نہ این خسار کلگون کو  
ہمیشہ و زو سب چرخ میں کھٹای گردن کو  
سبق دیا ہی ان اک طفل الحیدان فلاطون کو  
کیا تھا دفن جس جا یا تیری فصیح خون کو

مال کار تمیز جهان کا جو خیال آیا  
 نہ پہنچد دولت محسوس ہر گز فیض کو کوئی  
 قیامت کو جو ہمے محض خون کی طلب ہوگی  
 مہ کامل کا تو معمول ہر شب کو کم ہونا  
 زمین کی طرح تھک کر بیٹھ جائے عاقبت بھی  
 جوانا لہ عشاق بت مرقوم ہو دیگا  
 نہیں انسان نظر آسکیا یاں جز مردم ابی  
 عرض بیت میں ان شاء عروہ کو دخل گرتا  
 خدا سے بلندی فکری ہو صفت قیامت  
 تجھے اندیشہ رہتا ہی خبیث ہے رفوگر  
 ہر کس گزشتہ کا مژگور ہمیں اختر طالع  
 نہیں ہے عشق کو کتب میں اہل علم کا  
 بنی ہو مدد یا قوت احمدہ دیناری

۴۲

منزل اول

فطرتاں و جلدتیں سے مندر استخوان مجبو  
غنیست یہ باہم پیکر کمان مجبو  
فدا جانی خاک پھینکے کمان مجبو  
میل عشق میں نکل صدف میں مجبو  
از یک قطر آتے ہیں نظر و فوج لائے  
میں اس قناد کی پر بھی غبار مجبو  
سے دل میں اپنے کوئی زار و ناوان مجبو  
سے دل میں اپنے کوئی زار و ناوان مجبو

[illegible]



[illegible]

زبان  
 نہیں آکھوں گے  
 نہیں کوئی ثانی عالم بخیر  
 نہیں ہے کوئی سیلو میں جا  
 میں وہ ہوں جو مذکور ہے  
 میں وہ چھوڑ کر  
 عیثیٰ ہو اے  
 گریبان سے اپنا چاکر  
 دین میں آجے کو میری کیون پانی ہر آہی

دیوان خاقلی

45

نہیں چوسا اگر اسے زبان فارغ کر  
 اذان بتا دے پیش از صبح ناید وصل کی تہین  
 کسی دن کہ وہ لوگ اس میں نہ ہوں  
 کیا سرگشتہ جی جیوئے معذرت و غافل  
 حرام ناز سے تہ سے کیا پامال گلشن کو  
 لکھا یا خاک میں کیا کی گلی گلشن کو  
 خیال آیا اگر جام کا اس میں دوسرے  
 پس آئین کی سے کی گلی گلشن کو  
 دین دہاویہ سے کی گلی گلشن کو  
 اس میں دین دہاویہ سے کی گلی گلشن کو

سب ادخیر اس کو بھی کنا یہ وصل کا سمجھے  
 وہی دیوانہ پن ہو اور وہی خوش جنون اتیک  
 نہیں لیتا ہونے سے بڑبسا رہ گل کے  
 نہیں معلوم کسے شعلہ کو میرے بھر کایا  
 وہ قاتل ہو اگر میرا تو یہ خون کی پیا سی ہے  
 یہی روز مارا تو دیکھنا محض میں خوج بان کی  
 صد اچھے سنی ہو غنچہ گل کے چکنے کی  
 لکھا ہوا یار نے نامہ خط تو امان مجھ کو  
 جو ان کھٹی ہو پیری میں بھی طبع ان مجھ کو  
 کسی کے عارضہ نگین کا ہو اس پر گمان مجھ کو  
 تو وہیں آگ ہو جا تا ہو وہ کچھا جہان مجھ کو  
 نظر آتے ہیں خیم جان میں آسمان مجھ کو  
 اگر کی ایک دن سوا چشم خون فشان کو  
 نہیں جاتی عرا و بیل تری طرف خان مجھ کو

تماشاے گلستان کی نہیں پروا کچھ اے غافل  
دکھاتی فکر رنگین نے بہار بوستان محبو

<p>خدا بھی دست رکھتا ہر نہایت پر شہدا کو  جو چاہے موج اپنا ترک کر اسیاب دنیا کو  غبار تن ہی میں تیر نہان جو محمل لیلی  جوش کو ماہ ہی بریں تو دن کو ہر سلاہ میں</p>	<p>چلے تھر تجلی سے نہ آئی آنچ موسیٰ کو  کہ سدا راہ اک سوزن ہوئی پائے مسیحا کو  عبث تو چھتا پھر ماہی جھونک صحر کو  نہیں نسبت کسی سے خوبی طالع دین دیا کو</p>
--	---

نیکوکاران و شایسته‌ها  
 سیدان از یک سو و سالاریان  
 بنیاد بر این پایه‌ها  
 یک سو و تاه و بیست و  
 یک سو و فائوس کی  
 یک سو و سبب و سبب



بھٹاوی کو فوب و کاسا سے اس فن کو  
 خیال آیا وہ مزار فتنہ کا غافل  
 بہت مری میں نہ یاد رکھو کہ  
 کہیں کر دیو یا ہم سے اس دس اون کو  
 پھر یگانہ مثل زہ جھانکنا ایک اور دن کو  
 سی پتری جلا کر دیلا کر پیسوں کا  
 کھو پیمان کا فن میں نہ دیتا دلکش کو  
 چک پرا ندون پاتا ہوں پھر اس اور دن کو

دیوان غافل ۴۴

جلالتی و بجلتی کیجئے اب کس کے حسن  
 رانی میں بھی ہیں مزار اس کے پرین  
 نشان طوق بھی طوق پرین کے حسن  
 گریباں کے سر کوں کیجئے حسن  
 کیا پاس خون کی قدر صا و صبر  
 کی پاس میں کس کی شمع شمع

مواہون کاوش شگفتہ کی حیرت میں صیت سے  
 نہو دیگی سیر و کی شیش آگے نیکون کے  
 سکاف چاہیے کیا خاکسار و نکونان میں  
 اثر تو با جو کچھ بھی بلبل کے پیر ناد میں  
 لگاتا جاو صندل خاک پا زاہد کو ماتھے پر  
 غرور جاہ و شہت عشق میں ہرگز نہیں رہتا  
 رکھا محفوظ آفات جہاں گوشہ گیری نے  
 خرابی سے جو قصر تن کی نعم کو خبر ہوتی  
 نہیں جاتے ہیں پروا چراغ و شمع کی فنا  
 صد ساز سے آتی ہو جان تازہ قاب میں  
 خیال اروم تشاک میری دلیں بہتا ہے  
 نہیں ہر برش تیغ قضا کو انکو آگاہی  
 فرشتو نکو بھی اس تیغ نگہ نے کیا کی گئی

کل مدفن سے میری سید کرنا اسکے روزن کو  
 جہن میں گل کے ہو چھتاوی کوں سن کو  
 کنارہ کی نہیں جانتے کچھ صحر کے دامن کو  
 قفس کطرح کرتے چاک ہر دیو اکشن کو  
 تال کار سے ہوتی جو آگاہی بہمن کو  
 گدا کے آگے جھکوا تا ہی شیا ہونگی گردن کو  
 بچھا سکتی ہو کب صرصر چراغ زید اس کو  
 عوض کھر کو وہ ہوتا کسی سبکس مدفن کو  
 ملا ہی جیسے منہ پرانی اسنے موم روغن کو  
 یہ ازما ز نفس میں جانتا ہوں باز اس کو  
 جلا سکتی نہیں برق ہر گز میری و خرم کو  
 پناہ جسم جو سمجھے ہیں اپنے خود و خوش کو  
 فلک پر لیگئے جو حضرت ادریس سوزن کو

نہیں معلوم کہ کون کون سے ہیں  
 کوئی بکاشا ہی اور کوئی نہیں  
 کہیں کہیں ہیں ان کے کون سے ہیں  
 کہیں کہیں ہیں ان کے کون سے ہیں  
 کہیں کہیں ہیں ان کے کون سے ہیں  
 کہیں کہیں ہیں ان کے کون سے ہیں







این بیت را در کتابی که در دستم است  
 دیدم و بسیار خوشامد به من  
 که این بیت را در کتابی که در دستم است  
 دیدم و بسیار خوشامد به من

دست لایق و دل پاک  
 دستان خداوند است  
 یاس و تانی  
 اسبیه از ده بوی چاندن

دیوان حافظ

۴۶

وقت نظاره کیا آسمان خست  
 رنگ نظاره کامیاب و زیور  
 بلبلی او بخت بخت طره طره  
 غنچه شانه تو بخت بخت  
 غنچه شانه تو بخت بخت  
 غنچه شانه تو بخت بخت

بخت بخت بخت بخت  
 بخت بخت بخت بخت  
 بخت بخت بخت بخت

عالم رویا بین شرب میخسپد  
 گلشن جنت سحر کیا بست  
 جیسے دی تشبیه اس سے عارض لدار کو  
 صاحب جوہر کو لازم ہر شرافت نشان  
 چاہتا ہوا بلق گردون بنے توسن مرا  
 کم ہوا ویش قیمت جنس میں اتنا ہوق  
 ہم سیت جنون کو سے کچھ ہیں کوئی  
 خانہ سازی پر عبت مرتے ہیں اہل دل  
 کو چہ خوابان میں بتا ہی شرب خیال  
 آفتاب صبح کسی زلف کا دیوانہ ہو  
 تنگ تھا عرصہ بس ہم پر قضا یاغ کا  
 پہلے کھلے دل سے نالہ مجھے آنسو چشم سے  
 جسے کھایا دل کے اوپر یار کا نیش نگاہ

خواب میں پایا میری دلت بیدار کو  
 سایہ طوبی نہ کیے سایہ دیوار کو  
 برق چھینکے ہے ہوا پر ویدم ستار کو  
 یعنی بے تمغانہ پہچانے کوئی تلوار کو  
 کتا ہر سورج اٹھاؤں میں سپر تلوار کو  
 وہ تو گھرانے بکا دیوسف گیا بازار کو  
 کب ہوئی زنجیر مانع فیل کی رفتار کو  
 کیا اٹھا لیجانگے سر پر درو دیوار کو  
 چاندیے کو ٹھاکسی کی توڑیے دیوار کو  
 تار تار اسنے کیا جو جامہ زرتار کو  
 کھولنے بھی ہم نہائے غنچہ منقار کو  
 فوج سے آگے ہی رکھتے ہیں علم بزار کو  
 خانہ عقرب ہجھار وزن دیوار کو

بخت بخت بخت بخت  
 بخت بخت بخت بخت  
 بخت بخت بخت بخت



[illegible]







قفس ان غریبوں کا ہے جس میں  
 رہتے ہیں غریبوں کے گھر  
 قفس ان غریبوں کا ہے جس میں  
 رہتے ہیں غریبوں کے گھر

تین کے مانند تھی کشتی اچھی نہیں جیسے ہم زخمی ہوئے تین نگاہ مست	ہلکنہ کاٹے ہیں گردن منور کو دوست رکھتے ہیں نہایت غم کو انکو کو
---	---

سپر ہے نکتہ چین منی روشن آفتاب کیا نظر آتا ہے غافل دیدہ بے نور کو
--

دست زبکین سے چھپایا چہرہ پر نور کو موج تے شیرے فرما دو فرود میں چاک کر سینہ جو بول میں ہجوم آرزو تیر حروے آتشیں بر خط کی ہو کونکرو ناخن ست جنوں بھی کوئی تیغ تیز تر دولت ممسک لیا چاہو تو کر محنت بول صبح کر دی آہ و نالہ میں شب تار و فراق نقص خامی کیسے پیدا اگر ہوئے کمال دار کو بھی ہم سمجھتے ہیں کج اک بنیا ہر یہ	گردیا گل شمع امیں نے چراغ طور کو قصر سیرین کا مگر سمجھا ہر قصر و رکو کنسے در بستہ رکھا ہر خانہ معمور کو بے دھان بکھا ہر اکثر شعلہ کافور کو زخم کاری کر دیا ہر سینے کو ناسو کو ملنے دیکھا ہر دھینہ ہشتیہ فرد کو میں ہوئے فرماؤ کا اجنبی کو طر کو پختگی کرتی ہر زائل ترشی انکو کو ایسے بخود ہو گئے پکیرے منصو کو
--	--

قفس ان غریبوں کا ہے جس میں  
 رہتے ہیں غریبوں کے گھر  
 قفس ان غریبوں کا ہے جس میں  
 رہتے ہیں غریبوں کے گھر

۶۹ دیوان فاضل

خدا ہستی میں رکھنا ہو مجھے ورنہ  
 دار اندان کا تیرا دھن جب تیرا  
 بنادیتا ہوں توئی کی آدمی ام توئی  
 گشتاران کیسے کہ رہا ہر گشت  
 گنہگار تھا توئی کی آدمی ام توئی  
 وہ مہر و ان کی آدمی ام توئی  
 ہوا ہم دیکھتے جانیں ہر آدمی ام توئی

۹۰  
 قفس ان غریبوں کا ہے جس میں  
 رہتے ہیں غریبوں کے گھر  
 قفس ان غریبوں کا ہے جس میں  
 رہتے ہیں غریبوں کے گھر



[illegible]







جس ارزان ساکین سے کھیلے نہ کھیلے  
 محض ناکہ زد تو ہو گیا نہ کھیلے نہ کھیلے  
 اس کے لئے کہ اس نے کھیلے نہ کھیلے  
 غافل کی طرح کی طرح کی طرح کی طرح

مٹ گئے ہیں گئے گئے روزاہ سال کو	آستار یارین اپنے خط گشت دست
زیب پائے کیا مگر صد اخلخال کو	بخت خوابید کیس کا تانہ چو کو خواب

قطع کرنا رشتہ لفت کا غافل خوب	کون ساتھ اپنے لگاؤ رکھے اس حمال کو
-------------------------------	------------------------------------

تحریر اسکی ناز کی عضو تنہو	جائے قلم اگر رگ برگ سمن نہو
عریان اٹھیں گے قبر سے آخر خوش کو	رکھ دو ہمیں یونچیں جو نہیں سے کفن نہو
صیاد وان نہ رکھ قفس لیل اسیر	برسون جہان گذار سیم چمن نہو
تیشے کے جو دہیں بیکل آئی حیران	پیا سترے لہو کا تو احرار کو کفن نہو
بے سعی غیر نکلے ہر دریا کوں گام	چشمے میں کچھ بھی حاجت اور سن نہو
منصور کو جو دار پہ کھینچا بجا کیا	وہ بات کیوں کہ جو سزا دین نہو
میرجے تو سینہ جاک کیا اُسے پیر	مجنون پہ خم سینہ مرا خذہ زن نہو
از بسکہ صاف دل میں منظور ہو	نامہ بھی تجکو بھیجیں تو اس میں شک نہو
اتنا بھی سادہ رو تو خوش آتا نہیں	اک ادھ لفری کی جبین چمن نہو

جس ارزان ساکین سے کھیلے نہ کھیلے  
 محض ناکہ زد تو ہو گیا نہ کھیلے نہ کھیلے  
 اس کے لئے کہ اس نے کھیلے نہ کھیلے  
 غافل کی طرح کی طرح کی طرح کی طرح

دو ان غافل  
 ۷۲  
 ابتدا میں نہ سے صحت انسان ہم تو  
 کچھ نہ ہو سکتا ہے کہ کچھ نہ ہو  
 کچھ نہ ہو سکتا ہے کہ کچھ نہ ہو  
 کچھ نہ ہو سکتا ہے کہ کچھ نہ ہو

دست و پا باندھیں گے تو خوش آتا نہیں  
 کچھ نہ ہو سکتا ہے کہ کچھ نہ ہو  
 کچھ نہ ہو سکتا ہے کہ کچھ نہ ہو  
 کچھ نہ ہو سکتا ہے کہ کچھ نہ ہو



انسان کی زندگی میں جو کچھ ہو سکتا ہے وہ سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ چاہے تو اس کو ہر شے حاصل ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر وہ اس سے غافل ہو جائے تو اس کو ہر شے سے محروم ہو جاتا ہے۔

ماریا نے میری خدمت میں آکر کہا کہ میں نے تم کو کچھ یاد دلانا ہے۔ میں نے تم کو کچھ یاد دلانا ہے۔

شاہد اسی بن رہا ہے اس پر اسوار ہو  
ایسا نہ کہ پھر کوئی افشاں نہ ہو  
تاب فراق ہو گیا تو ایک طرف سے  
کیا فقر کی کڑواہٹ نہ ہو  
یہ وہ بات نہیں ہے کہ پھر بائیں  
صاف میں وہ بات نہیں ہے کہ پھر بائیں

<p>باغبان صیاد ہو و موج سبز و دام ہو یل میں دریا کا کنارہ کنارہ یام ہو انے کیونکر نچتہ اپنی از روئے خام ہو یا مین کافر یوں یادہ ضا اسلام ہو ہم جلیں اور صبح و دوپال و پر شام ہو جب ملک مضمون کا نیک کا لام ہو مجلو کیونکر اعتقاد گردش ا یام ہو یاں مجھے دوران ہر جوان جو دو جام ہو تلخی شکر میں بھی دیوی تلخ جو یام ہو</p>	<p>لطف کیا رہو کا اس گلشن میں و گلستان کوچہ جانان میں دین ہم اگر دل کھول آتش خسرہ میں ان کے سوا دل کوئی ہے اگر نہیں اس سے سازش طرح چاہتے ہیں تپنگے شوق دل شمع میں کیا کوئی شاعر مگر کو تیری باندھو شین بوریا سے فقر میرا کب بناخت شہی عیش و تیا ہر اسے دور فلک اور مجاور عیب اتنی تربیت ہو بھی نہ زائل ہو سکے</p>
--	---

<p>ہے جناب کبریا میں یہ ہی غافل کی دعا جو کہوں میں شمر وہ مقبول خاص عام ہو</p>	
<p>وہ جام چہ ہے تو مجھے یاں خار ہو دیوانگان گل کی ہر مرضی ہی صبا</p>	<p>ٹوٹے بدن مرا اگر اس کو بخار ہو زنجیر بھی ہو پاؤں نہیں تو خار دار ہو</p>

شاہد اسی بن رہا ہے اس پر اسوار ہو  
ایسا نہ کہ پھر کوئی افشاں نہ ہو  
تاب فراق ہو گیا تو ایک طرف سے  
کیا فقر کی کڑواہٹ نہ ہو  
یہ وہ بات نہیں ہے کہ پھر بائیں  
صاف میں وہ بات نہیں ہے کہ پھر بائیں



۱ جادو اگر صورت دیدار میں آئے  
 ہر ذرہ میں ایسی فانی کا  
 تصویر اسے عاقل کی بات کرنا  
 سرگرم فن بجھے وہ کام و زبان ہو  
 بیمار جنت کو اگر اپنے وہ دیکھ پا  
 زندہ سب یہ یقین دہانہ سمجھ جائے  
 وہ ہر لمحہ ہر آن میں عشاق ہیں غافل

جذبہ عشق بیان کھینچ کے لایا ہمو اس قدر گرم ہیں کہ پاتا نہیں غما ہمو آج جنت میں ملا سائے طوبی ہمو موج اشکوں کی ہوئی سلسلہ ہمو نظر آتا ہے ہر اک قطرے میں جریا ہمو نہیں معلوم کیا کس لیے پیدا ہمو مر گئے پر بھی کیا عشق نے رسوا ہمو صورت نقش قدم چھوڑ کے تنہا ہمو اک نیا روز دکھاتا ہے تماشا ہمو دولت عشق سے نب کچھ ہر مہیا ہمو	کام تھا عالم امکان سے بھلا کیا ہمو ایک مدت سوتلاش میں یار میں ہم پس پوچھو اتری کیسے میں ہم بیٹھے ہیں شمع سان یاد قیام میں دتے روتے دیکھتے ہیں جو کبھی دیدہ و حد میں سے دین کے کام کرنے لائق دنیا میں ہم تن پر داغ سے جل جل کے کفر خاک ہوا ہر مان جاتے رہے دشت خطرناک کے بیچ شبہ باز نہیں ہو جو فلک پھر کیا ہے اشک کو ہر ہی اگر سخت جگر ہوا قوت
---	---

خواہش جو رہی غافل نہ ہو حسرت کی آرزو ہے کہ نہ کچھ بھی تمنا ہو	مرغ دل عشاق کی خاطر نشان ہو جب تک نہ تری ناوک مرگیاں کا نشان ہو
--	--

۱ جادو اگر صورت دیدار میں آئے  
 ہر ذرہ میں ایسی فانی کا  
 تصویر اسے عاقل کی بات کرنا  
 سرگرم فن بجھے وہ کام و زبان ہو  
 بیمار جنت کو اگر اپنے وہ دیکھ پا  
 زندہ سب یہ یقین دہانہ سمجھ جائے  
 وہ ہر لمحہ ہر آن میں عشاق ہیں غافل



چون نامی فرستید که این کتاب را در میان  
 بندگان خود پراکنید و هر کس که  
 در این کتاب بخواند و بفهمد  
 از هر در و دیوار و از هر کس  
 که در این کتاب بخواند و بفهمد  
 از هر در و دیوار و از هر کس  
 که در این کتاب بخواند و بفهمد

درد بین بالین و در  
 این باره راجع به  
 رکنی که در این کتاب  
 است و در این کتاب  
 است و در این کتاب  
 است و در این کتاب

۵۰  
 در این کتاب

ایسانه کوئی خاطر عالم پیران ہو	جس کشتی پیم بچیں کشتی نہ روان ہو
میں سختی دوران سے رگ سنگ بنایوں	نشر بھی لکھائیں نہ خون سے روان ہو
اس باغ کے گل مد نظر اپنے نہیں ہیں	ہوتا تھا جہاں گل یہ خزان آج خزان ہو
مضمون جو لکھوں خواہم بیدار کا فہم	جو دائرہ حرف ہو چشم نگران ہو
حرف گان کے خس خار ہوں کیا یاں گریہ	ہو جاوہ چون کاه اگر کوہ گران ہو
خاموشی میں جون غنچہ مرا جسکو ملاہی	ہرگز نہ کرے بات اگر لاکھ زبان ہو
ہمزنگ رخ یار اگر ہوئے کوئی گل	بیل نہ کبھی باغ میں ہر گرم فغان ہو
میں داغ جدائی میں کسی گل کے موہوں	کرنا مجھے دان دفن جہاں لالہ ستان ہو
پہنان ہر مرے سینے میں دین ہو رحمت	جس طرح سے شعلہ دل خار میں نہان ہو

دعوائے فن شریف ہے اسی کو	جو کوئی کہ غافل ہمہ گو ہو ہمہ دان ہو
مصحف و کو سمجھتا ہوں میں ایمان اسکو	جو پھرے اس کے کہوں پھر نہ ایمان اسکو
دشت سو گریہ ادا دوانہ کرے شہر قاصد	پانوں پڑے کے کھیں خار نیلاں اسکو

کے بارے میں نکلتا تو وہاں کے ساتھ  
 کہ یہ اسے چاہیں تو کیا جانیں ہم  
 زلف پر ہیں الفت دار وہاں کے ساتھ  
 کہ انہیں پتہ ہے اس کو دین کی اسکا  
 جنس اسے فیدا دین کی اسکا  
 نیند آجانی و زبانی جہاں کے ساتھ  
 کہ انہیں پتہ ہے اس کو دین کی اسکا  
 جنس اسے فیدا دین کی اسکا  
 نیند آجانی و زبانی جہاں کے ساتھ

یہاں  
 کہ انہیں پتہ ہے اس کو دین کی اسکا  
 جنس اسے فیدا دین کی اسکا  
 نیند آجانی و زبانی جہاں کے ساتھ  
 کہ انہیں پتہ ہے اس کو دین کی اسکا  
 جنس اسے فیدا دین کی اسکا  
 نیند آجانی و زبانی جہاں کے ساتھ



[illegible]

چلے گئے تھے یہاں سے  
 زبانی کہہ دیا کہ  
 یاد اس جان مروت کی  
 مگر اس کی یاد میں  
 اس کی یاد میں

دیوان غافل  
۷۴

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

[illegible]



کچھ تو صغافی شب کا بار  
 آج کے آج کے کچھ تو صغافی شب کا بار  
 کچھ تو صغافی شب کا بار  
 آج کے آج کے کچھ تو صغافی شب کا بار

جان کنی ہے کچھ تو صغافی شب کا بار  
 کچھ تو صغافی شب کا بار  
 آج کے آج کے کچھ تو صغافی شب کا بار

دیوان غافل

باندھ رکھتے ہیں دل حسی کے پیر و پنا تانہ کھلا بھیجیں بنیام زبانی شہقان دہم دروخت اور بھی ٹھٹھا گیا خاک و خونین دہشت پامار کی وہ دیر تک آرزو میں جو ہم اغوشی کو تیرے گئے عاشق حیران کا تیرا کیا غار لگئے قتل میں بھی میری کیا ہر ذرہ تجھے منظر	ننگا پا ہوں نہ لٹو کی زنجیروں کے ماتھے بھیجتا ہوں وہ جوانی ہم بھی تیرے کے ماتھے جا پڑا ہوں کون طہینوں کی تین چتر کو ماتھے داس قاتل آیا تو بھی نچوڑ کے ماتھے گور سے باہر نیکے آج اندر کے ماتھے پیسے کو دھڑکتے ہیں تصویر کے ماتھے مجھے گن گن کر لگا تا ہر شمشیر کو ماتھے
---	--

ایسا سا حربہ وہاں غافل بقول مصحفی  
 باندھ رکھے ایک تار زلف میں سرخ کے ماتھے

گورتی ہے بے طبع تصویر شیت آنہ اپنی خط کا میں کے کاغذ جو دیا اسپر لگا زانو و خواب سے ہم بھی تہ چپان چھری حسرت دیدار میں اس کے جو میں بسمل ہوا	مجھ سے کیا ایسی ہوئی تصویر شیت آنہ پڑھ کے وہ حیران ہوئے تصویر شیت آنہ کاشکے ملتی ہیں تصویر شیت آنہ خون میرا ہو گا دامنگیر شیت آنہ
---	--

کام یہ اس قدر نہیں ہے  
 زانو و خواب سے ہم بھی تہ چپان چھری  
 حسرت دیدار میں اس کے جو میں بسمل ہوا  
 مجھ سے کیا ایسی ہوئی تصویر شیت آنہ  
 پڑھ کے وہ حیران ہوئے تصویر شیت آنہ  
 کاشکے ملتی ہیں تصویر شیت آنہ  
 خون میرا ہو گا دامنگیر شیت آنہ

کچھ تو صغافی شب کا بار  
 آج کے آج کے کچھ تو صغافی شب کا بار  
 کچھ تو صغافی شب کا بار  
 آج کے آج کے کچھ تو صغافی شب کا بار



منہ لکھ لکھ کر ہوا اس کی ہر طرف سے  
 نہ لکھ لکھ کر ہوا اس کی ہر طرف سے  
 نہ لکھ لکھ کر ہوا اس کی ہر طرف سے  
 نہ لکھ لکھ کر ہوا اس کی ہر طرف سے

تو آگ سے نہ کبھی پھیر خ کباب پھر  
 عدم کو جاتی ہوے راہ سے جباب پھر  
 جو کوئی بار سے قاصد مرثا ب پھر  
 تو حشر کو تہ ادھر رو سے آفتاب پھر  
 تو فدر سے میری فلک اور بھی ستار پھر  
 بغل میں ابے ہو تیشہ شراب پھر  
 مری حد سے یہ کھلی صد تاب پھر  
 جو پھر بھی جاو کبھی دوسم شتاب پھر  
 نہ کوہ و دشت میں روتا ہوا سحاب پھر  
 جو تجھ سے دل مرا اور شک ماہ تاب پھر  
 یہ وہ گدائیں جو در سے بڑا جواب پھر  
 ہزار شکر کہ دن تیری ای کلاب پھر  
 اسی کی آنکھوں میں صورت میان اب پھر

مزا ہے جو مری طرح اسکو جلنے میں  
 جو کھوے محرم آب وان کو تلب جو  
 مدد سے طالع گشتہ کے عجب کیا ہو  
 اٹھے جو یار کے خشار الشیں سے نقاب  
 شب وصال جو آہستہ جلنے کو کیے  
 جو تیری چشم کا قاضی کو بھی شہار ہو  
 وہ آئے فاتحہ پڑھنے جو بد مدت کا  
 بدل بہار سے ہوے خزان گلشن عمر  
 کہیں تو دفن ہو فراداد کہیں جھون  
 چکو رکھی کے جلائے چراغ دریا پر  
 سوال سکے مرا آپ ہیں عشاوش  
 وہ لالہ روپے گلگشت باغ آیا ہے  
 خیال جسکا کہ بیداری میں ہے ہر دم

عقبت کیسوسا گرا دیو کی  
 آپ اپن بسلا دیو کی  
 کیا تری پزنیکیں کی  
 سب بین اور ب سے ہوا دیو کی  
 برق آفتاب کی تاب کی

دیوان غافل  
 ۷۸  
 در نہ غنیمت بار بار دیکھا ہے  
 آج تک اسے کیسی چھوڑا نہ ساتھ  
 ایک ثابت استغفار کی طرح  
 دزدی دل کا یقین ہو چکا ہے  
 کہیں اپنے اسے دزد غافل دیکھا ہے  
 غنیمت غافل نہ دیکھا ہے

ایک مرد با خند اراد کیا ہے  
 ایک جوان میں آئے تیرے کیا ہے  
 حیرت میں بھی تیرے کیا ہے  
 کہ وہ باری سا تھا نہ تیرے کیا ہے  
 کہ وہ باری سا تھا نہ تیرے کیا ہے  
 کہ وہ باری سا تھا نہ تیرے کیا ہے



جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ اس کا یہ حال ہے کہ  
 جس کو اس کا حال ہے اس کو اس کا حال ہے  
 جس کو اس کا حال ہے اس کو اس کا حال ہے  
 جس کو اس کا حال ہے اس کو اس کا حال ہے

جتنا نہ آگے آگے کوئی رہنا چلے ہنسنے آدمی جو در اسر جھکا چلے کیا خاک کے سانس تیغ قضا چلے قاتل کے ساتھ گرا لاشہ چلا چلے ہم بھی کہیں کچھ اس کے جو ذکر و حال چلے	عوام میں میرے خبر کا پیر تا نہیں قدم گردن کسی ملائی ہر انسان کو خاک میں بجلی کے تیری خلیش ابرو میں خاک میں کیا دور واد خواہی کو محرابے تشریف تکتے ہیں ہر ایک کا محفل میں اس لیے
--	---

جو رتبان ہند سے غافل تنگ ہوں  
 میں تو ابھی چلوں جو کوئی کر بلا چلے

کہ رو تو در و دریاں جا مارا تو را نکھوں سے کیا ہر شرم کی پر کو شاید دور انکھوں سے خداوند ایچا ناچکوں ان مخمور انکھوں سے ابھی گرجا ای موسیٰ چراغ طور انکھوں سے اٹھائے ریزہ ہائے ساغر بلور انکھوں سے قدم میر لگائیں شبلی بنصور انکھوں سے	بٹ دشمن گین تہا ہر استور انکھوں سے اڑتے ہیں ستار انکھ ان مخمور انکھوں سے کیا ہر قتل اک عالم کو خنکے لال دھونے چڑھے وہ غیرت شمع تجلی گر نظر تیری دل صافی کا گر ہو پاس میں ساقی کو کیا ہر سینے طراکام میں اہ حقیقت کو
---	--

جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ اس کا یہ حال ہے کہ  
 جس کو اس کا حال ہے اس کو اس کا حال ہے  
 جس کو اس کا حال ہے اس کو اس کا حال ہے  
 جس کو اس کا حال ہے اس کو اس کا حال ہے

دیوان غافل

جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ اس کا یہ حال ہے کہ  
 جس کو اس کا حال ہے اس کو اس کا حال ہے  
 جس کو اس کا حال ہے اس کو اس کا حال ہے  
 جس کو اس کا حال ہے اس کو اس کا حال ہے

جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ اس کا یہ حال ہے کہ  
 جس کو اس کا حال ہے اس کو اس کا حال ہے  
 جس کو اس کا حال ہے اس کو اس کا حال ہے  
 جس کو اس کا حال ہے اس کو اس کا حال ہے



دیوان غافل  
۲۰  
مقصود چاک پاشا کسان ہو  
وایا ایسین فدا سے رک گیا ہے  
دنیا کی کر اسے کا مکان ہے  
کے محض میں ہے افسانہ کا  
ہم کچھ اسی کی داستان ہے  
عبد ہر شمع شہید مجید  
زنگ وود شع نانو ان ہو  
یون بر میری جان نانو ان  
نقش اپنا غبار کاروان  
نقش اپنا غبار کاروان

وہ جوش و جوانی اب کہاں ہے نہ وہ نالہ نہ وہ شور و فغان ہے

ب

کے لیے عالم ہے اب ماحول دل کا  
نہ کہیں جو افسانہ ہے درخشاں  
جس کی ہر بات کو زبان سے  
کہتے ہیں اس کے کھیلوں میں  
میں نے ایک بار دیکھا ہے  
اس وقت اس غبار کا روانہ ہے  
ساتھ اپنے بڑی جان نالوں  
بزرگ و دو



شب جدائی کا جھگوٹھا کما ز بسکہ روز وصال بھی ہے	
اگر ہے رنگ نشاط منہ پر تو دل میں کچھ کچھ ملال بھی ہے	
ہوئے ہیں جون خار شانہ لاغر بدن میں کچھ لپٹے حال بھی ہے	
وہ گل تو زلفین بنار ماسے اسے ہمارا خیال بھی ہے	
ثبات کار جهان ہو کیونکر ز ماسے کا ایک حال بھی ہے	
عروج ہے تو نزول بھی ہے کمال ہے تو زوال بھی ہے	
یقین یہ ہے کہ آجکی شب فلک نہ چھوڑے گا مجھ کو جیتا	
جو ککشان ہے سان نبھائے تو تیغ برکت ہلال بھی ہے	
نہ پوچھو جو کو کہن پہ گزری سنا ہی ہو سیکا حال اسکا	
یہ سچ کہا ہے کہ عشق بازی نہیں ہو آسان حال بھی ہے	
کہ ہر گیا ہے خیال تیرا کمان ہے امی شاخ یا سمن تو	
سمجھو کے دعویٰ ناز کی کر چمن میں مچہ تو نہال بھی ہے	
عجب نہیں اسکا زشت روی جو آپ کو جانے خوبصورت	

شب جدائی کا جھگوٹھا کما ز بسکہ روز وصال بھی ہے  
اگر ہے رنگ نشاط منہ پر تو دل میں کچھ کچھ ملال بھی ہے  
ہوئے ہیں جون خار شانہ لاغر بدن میں کچھ لپٹے حال بھی ہے  
وہ گل تو زلفین بنار ماسے اسے ہمارا خیال بھی ہے  
ثبات کار جهان ہو کیونکر ز ماسے کا ایک حال بھی ہے  
عروج ہے تو نزول بھی ہے کمال ہے تو زوال بھی ہے  
یقین یہ ہے کہ آجکی شب فلک نہ چھوڑے گا مجھ کو جیتا  
جو ککشان ہے سان نبھائے تو تیغ برکت ہلال بھی ہے  
نہ پوچھو جو کو کہن پہ گزری سنا ہی ہو سیکا حال اسکا  
یہ سچ کہا ہے کہ عشق بازی نہیں ہو آسان حال بھی ہے  
کہ ہر گیا ہے خیال تیرا کمان ہے امی شاخ یا سمن تو  
سمجھو کے دعویٰ ناز کی کر چمن میں مچہ تو نہال بھی ہے  
عجب نہیں اسکا زشت روی جو آپ کو جانے خوبصورت

بہار اول جو کرے  
بہار بارہ نہین چنیں  
جھے خون کیوں نہین چنیں  
بہار اول سال چھلے  
کیونکر تو زج کرے غافل  
آپسے نہیں گریے  
پسین میں اس پون کی چنیں

دیوان غافل

فہرستیں ہلال بھی ہے  
ہر کون سوجھی مدائیں ہر جان فانی  
ہے ملال بھی ہے غم جدائی نہ کھاتا  
وہال بھی ہے وہی کا صندوق دل فریاد  
وہی کا صندوق دل فریاد  
بر دسا خال بھی ہے یہر فانی یہ ماہ بھی ہے  
یہر فانی یہ ماہ بھی ہے یہر فانی یہ ماہ بھی ہے  
یہر فانی یہ ماہ بھی ہے یہر فانی یہ ماہ بھی ہے  
یہر فانی یہ ماہ بھی ہے یہر فانی یہ ماہ بھی ہے

یہر فانی یہ ماہ بھی ہے یہر فانی یہ ماہ بھی ہے  
یہر فانی یہ ماہ بھی ہے یہر فانی یہ ماہ بھی ہے  
یہر فانی یہ ماہ بھی ہے یہر فانی یہ ماہ بھی ہے  
یہر فانی یہ ماہ بھی ہے یہر فانی یہ ماہ بھی ہے



سادہ دلی سے بہت دلی کی دل بوزن میں ایسا دل سے پھرنا نہیں  
 کوئی ہے ایسا کہ وہ دل بستی دینا نہیں دادی جتنوں سے ایسا دل بستی دینا نہیں  
 کوئی ہے ایسا کہ وہ دل بستی دینا نہیں دادی جتنوں سے ایسا دل بستی دینا نہیں  
 کوئی ہے ایسا کہ وہ دل بستی دینا نہیں دادی جتنوں سے ایسا دل بستی دینا نہیں

گدا سے ناچیز میں ہمارا خیال آتا ہے کب کہ اسکو	
جو کبر جاہ و جلال ہے تو غور حسن و جمال بھی ہے	
نہ خواب و خور کا ہر دھیان جھوٹے تن بدن کی ہر ہوش ناصح	
خیال جانان میں محو ہوں میں سمجھے کچھ اپنا خیال بھی ہر	
فتادگی سے غبار رہ کو ملی ہے اوج ہوا پہ جاگہ	
جو آپ کو جانے سب سے ناقص برابر اس کے کمال بھی ہر	
پھنسنے میں کتنے ہی طائر دل بھکاری نینو کے سپر میں	
غرض کہ ثابت ہوا یہ مجھ کو قبا بھی ہے اور جمال بھی ہر	
شاں فرشید اس کے منہ پر نظر تھرتی نہیں ہر اصلا	
لڑا کے اس سے آنکھ کوئی کیسی اتنی مجال بھی ہر	
برنگ ماہی کسی نے مجھ کو کیا تھا چورنگ کیا عدم میں	
جو زخم تم شیرے بدن پر تو خلق میرا حلال بھی ہے	
گدا سے نظارہ باز ہوں میں جو پاس بکھا ہر دل حسن	

دیوان خاقل

کیا دل فتنہ اسباب خاک فتادہ ہو  
 استخوان سے عاشق صادق تار و زین  
 جان نیا اسکو کیا شکل ہو دلدادہ ہو  
 بار بھی ایسے میں آجے کیفیت لے  
 ابرو ساخی جو چھین بیرواز  
 اجلت کیجی نہ عین آہ نقشب  
 کوئی بام صحرایہ ہے نقاب ستادہ ہو  
 کوئی بام صحرایہ ہے نقاب ستادہ ہو

کوئی بام صحرایہ ہے نقاب ستادہ ہو  
 کوئی بام صحرایہ ہے نقاب ستادہ ہو  
 کوئی بام صحرایہ ہے نقاب ستادہ ہو  
 کوئی بام صحرایہ ہے نقاب ستادہ ہو



تجارت خفایا کہ اگر ایک تہہ در تہہ  
 رباب آواز آید کہ آواز آید  
 بے آواز آید کہ آواز آید  
 بے آواز آید کہ آواز آید

اس سر آدم ہر دم مقام کو چ ہے	کوئی بیٹھا ہو کوئی پادری کا اب تادہ ہ
اسکرتے حیرت افزا کپڑا ہر جیسے نکس	مثل آب آئینہ دریا کا اب تادہ ہ
بیٹھے کا حکم ہے محفل خوبان کے بیچ	دست بستہ سامنہ شیش و شتاب تادہ ہ
آفتاب صبح جیسے روز ہوتا ہے خدا	کیا یہ اسکا خیمہ زرین طناب تادہ ہ
گر نہ اسکو سامنے گردن جھکا دوں کیا کروں	قتل پر میری وہ سرگرم عتاب تادہ ہ

یہ وہی غافل ہے جو تھا کل ملک سند نشین  
 آج کو اس در پہ با حال خراب تادہ ہے

نگاہ یار سے آج بے تقصیر چھرتی ہے	کیسی کچھ نہیں جلتی ہے جب تقدیر چھرتی ہے
موقع ہر مری آنکھوں میں کیا یاران فتنہ کا	جو نظر و نکتے ہر یک کی تصویر چھرتی ہے
تراویہ انہ جیسے اٹھ گیا صحرائے وحش کے	بگوئے کی طرح ہو دھونڈتی رہی رہی چھرتی ہے
تیری تلوار کا منہ ہے پھر جا تو پھر جا	ہماری آنکھ کا قاتل تہ شمشیر چھرتی ہے
کبھی تو کھینچ لائیں اُسے گو غریبان پر	کہ مدت ہماری خاک انگیر چھرتی ہے
بیان کہ جس سے ہوئی یار کی شیریں کلامی کا	زبان پر اپنی اتک لذت فقر چھرتی ہے

دووان غافل  
 ۸۳

کیا شکوہ کہ بچہ غافل سے کوئی  
 مارا ہے ہزاروں کو تری جنت میں  
 مے نہ سنا لک کی افکار سے کوئی  
 م گالیان دیتے ہیں دینا پون دیا میں  
 روٹا ہے بھلائیے وفادار سے کوئی  
 انداز دوا دایا میں سے جان لاکھوں  
 بار ایندین اس سے نہ پوچھو کوئی  
 احوال میں اس کا خفا ہوتے کوئی  
 پھر کسی سے بیان نہ کروں کوئی  
 فانی میں بیان نہ کروں کوئی  
 فانی میں بیان نہ کروں کوئی  
 فانی میں بیان نہ کروں کوئی

بیاہنے کا زمانہ ہے  
 بیاہنے کا زمانہ ہے  
 بیاہنے کا زمانہ ہے  
 بیاہنے کا زمانہ ہے



فصل کی پہلی باب میں ایک بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص اپنے دل سے کسی کو بھاری ہو کر دیکھتا ہے وہ اس کی طرف سے بھاری ہو جاتا ہے۔

گر حلقہ تبیخ میں گردن ہر کسی کی | وابستہ ہے تو رشتہ زنا سے کوئی

تہانہ ہمیں اس میں گئے جان سے غافل  
جانبرہ ہو عشق کے آزار سے کوئی

<p>چمن کو چہ جاتان سے یہ کیا آتی ہے ایک وہ بت نہیں آتا ہر سے مرق پر یکے پیغام زبانی جو چلا ہر قاصد عشق نے عالم پر نہیں تیا ہر مجھے کسکے میں دست نگارین ہوں خمی یارب جی میں آتا ہر سے میں پوچھوں جا کر صبح کس طرح ہو گی شب پوچھو راق کس طرح قافلہ ملک عدم کو دو ٹھہرین چھوڑ جاتا ہر وہ جب گھر میں اکیلا محکو یاد گیسو میں المیہ ہر شام سے دل</p>	<p>ناز کرتی ہوئی جو باد صبا آتی ہے گو زیارت کو لیے خلق خدا آتی ہے بات بگڑی ہوئی کیا اُسکو بنا آتی ہے نالہ کرتے ہوئے اس شخص سے حیا آتی ہے ہر گل زخم سے جو ہو حیا آتی ہے مرض عشق کی بھی تھک دو آتی ہے نہ تو نیند آتی ہے محکو نہ قضا آتی ہے نقش پالتے ہیں ہاتھ دلاتی ہے درود دیوار سے رونے کی صدا آتی ہے رات کیا آتی ہے اک سر پہ بلا آتی ہے</p>
---	--

یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص اپنے دل سے کسی کو بھاری ہو کر دیکھتا ہے وہ اس کی طرف سے بھاری ہو جاتا ہے۔

ایک عیار ہوں میں بھی جان بکھا ہوں  
توشت شایہ کہ بکھا ہوں میں بکھا ہوں  
توشت شایہ کہ بکھا ہوں میں بکھا ہوں  
توشت شایہ کہ بکھا ہوں میں بکھا ہوں

لیکھ افندہ میں باور بکھا ہوں  
جسے بکھا ہوں میں بکھا ہوں میں بکھا ہوں  
توشت شایہ کہ بکھا ہوں میں بکھا ہوں  
توشت شایہ کہ بکھا ہوں میں بکھا ہوں

یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص اپنے دل سے کسی کو بھاری ہو کر دیکھتا ہے وہ اس کی طرف سے بھاری ہو جاتا ہے۔















۱۰. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۱. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۲. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۳. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۴. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۵. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۶. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۷. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۸. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۹. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۲۰. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار

جب میری سچ شرم کی دیوار ٹوٹ جا بازو ترانہ مرغ گرفتار ٹوٹ جا باری مری جو آئے ڈولوار ٹوٹ جا کیا سیر ہو اگر سربازار ٹوٹ جا جھگڑا چلے جو پیش خریدار ٹوٹ جا ڈر ہے ہی نہ خاطر بیمار ٹوٹ جا تسبیح ٹوٹ جا جی جوزنار ٹوٹ جا ایسا نہو کہ خنجر خونخوار ٹوٹ جا جسطح موتوں کا کسین بار ٹوٹ جا سوار گرنا بین قوسبار ٹوٹ جا تار رفوس سینہ افکار ٹوٹ جا تیری طرف سر ٹوٹے تو ای یار ٹوٹ جا پائے قلم وہین دم رفتار ٹوٹ جا	سخا کی یار کا حاصل تب مزا کنج قفس میں آج پھر کتا ہے طرح وہ بے نصیب کشتیوں میں سے ہوں میں ایک نفل میں شیشہ جو کو چلا ہے شیخ سکا کپ کی ہیں آئینہ دل کے اندرون کیوں سیل عزیر رکھوں چشم یارے اسلام کا ثبوت ہرے شیخ کفرے ترپے نہ وقت فرج یم جی میں سوچ کر چمکین میں یوں میں یہ عود اہل شک ہم وہ ہیں بے ثبات کہ گل سے ہماری بسمل کی طرح ترپے ہر دل کیا عجب اگر توڑو گانہ میں شستہ لہت کو زنیار لکھوں گتہ پائی کا اپنے جو اجرا
---	---

۱۰. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۱. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۲. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۳. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۴. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۵. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۶. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۷. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۸. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۹. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۲۰. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار

دیوان خاطر  
 ۱۰. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۱. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۲. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۳. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۴. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۵. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۶. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۷. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۸. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۹. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۲۰. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار

۱۰. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۱. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۲. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۳. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۴. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۵. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۶. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۷. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۸. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۱۹. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار  
 ۲۰. دامن دانت غنٹ صد لالہ زار



سینہ چھتا ہے ہر لمحہ کی طرح  
 ہر لمحہ کی طرح سینہ چھتا ہے  
 ہر لمحہ کی طرح سینہ چھتا ہے  
 ہر لمحہ کی طرح سینہ چھتا ہے

تنگ دل کو کس کی صورت ہے  
 تنگ دل کو کس کی صورت ہے  
 تنگ دل کو کس کی صورت ہے  
 تنگ دل کو کس کی صورت ہے

دیوان غافل

پھر گئی آگے لیلیٰ اسے مجھوں کو کہن آپ کو ہلاک نہ کر آب و دانے کی فکر میں شبے روز جھک کے چلنا بیان کہینوں سے	کتنی برکت تیری قسمت ہے مار پر ویز کو جو عبرت ہے اسیا زیر گرد کلفت ہے یہ بھی اک تمنہ شرافت ہے
--	---

سچ کہا ہے کسی نے اسے غافل نہ رستی ہزار نعمت ہے
---

چھٹ پنے ہی میں بیا رافت ہے ایک دل چسپہ لاکھ آفت ہے کر نہ غفلت میں تو بے اسکو مرگ پر کیا کسی کے روئے ہم ناز و انداز یہ پری میں کہاں پڑ گئے جسم پر نشان نگاہ دم آخہ نہ جاؤ بالین سے	کچھ بڑھا قدر تو پھر قیامت ہے درد ہے داغ ہے جراحت ہے ایک وودم کی یہ جو جہالت ہے دل کے ماتم سے کس کو فرصت ہے ہمنے مانا وہ خوبصورت ہو گل میں کب اس قدر نزاکت ہے کر لو رخصت کہ وقت رخصت ہے
---	--

روزِ حرمت ہے شبِ بخت ہے  
 شکر لکھنا ہے کی بخت ہے  
 ہوا فلک پر نہ کیوں دیا ہے  
 دم عینت ہے اس کی بخت ہے  
 اس کی بخت ہے اس کی بخت ہے  
 اس کی بخت ہے اس کی بخت ہے

میں  
 کوئی بخت ہے اس کی بخت ہے  
 کوئی بخت ہے اس کی بخت ہے  
 کوئی بخت ہے اس کی بخت ہے  
 کوئی بخت ہے اس کی بخت ہے



جب تک نہ لہو درہ توذیر سے ٹپکے  
اک قطرہ نہ آب دم شمشیر سے ٹپکے  
اغلب ہو کہ جوین تری تصویر سے ٹپکے  
جس گھر میں ہوں ہری تقدیر سے ٹپکے  
کہتے ہیں یہ میوہ کسی تدبیر سے ٹپکے  
انسو نہ کبھی دیدہ زنجیر سے ٹپکے  
جم جائے لہو اور نہ شمشیر سے ٹپکے  
خون کیون مریمائے کی تحریر سے ٹپکے  
رہس کیون ہمائے لب تقریر سے ٹپکے  
گر رنگِ خاخانہ تحریر سے ٹپکے  
پانی کی کوئی بوند جو تعمیر سے ٹپکے

میں وہ ہوں گنگار نہ چھوڑے مجھے قاضی  
 زخمی ترا مر جائے اگر پاپس کے مارے  
 پڑ جائے اگر حسن جوانی کا تر عکس  
 دن رات جو رہتا ہر کرم ابر بلا کا  
 جب دیکھتی ہیں سب کو ہم یاد ذقن میں  
 کیا کیا نہ اسیری میں ہوا حال ہمارا  
 میں وہ ہوں فادار اگر فریح کرے تو  
 لکھا ہر تمنا و شہادت میں اسے خط  
 ہم وصف کیا کرتے ہیں شیریں سنوں کا  
 لکھتا ہوں صفت پنجہ رنگین کی عجیب کیا  
 بے یار وہ برسات میں پکا سج نہیں کم

غافل کی یہ طاقت ہو کہ آنکھ اُس سے ملائے  
جب زہر نگاہ بت بے پیر سے ٹپکے

کیا خاک میں ہو  
 اسے بلبل و گل  
 کس اور غم و دل کی  
 درد آنسہ گل  
 بخون نعلی طرح  
 جسون نو بدن  
 او سلیب کی  
 افسی گلین  
 ایسے بوس و ستر  
 یاد زلف بین

4.

دیوان حافظ

۶۰  
 غافل کسی سے انکار نہ ہو  
 روق گلشن جو پوری بیل شاو سے  
 باغبان لئے کو آنا خانہ صیاد سے  
 بسکہ تنگ سے ہیں افغان دل شاو سے  
 یہ ہے سپاہیں فریادی مری فریاد سے  
 بد مرزن کریم نالہ تری بیدار سے  
 اک فوج آجین کی فریاد سے  
 تاجانی دیکھ

[illegible]







<p>ایسری کوتری اوس غل دل بردام بھی آئین  سنہ دہ کان کجگر کیون میر قصہ و  گل خورشید بہ معشوق خورشید قیاس ہے</p>	<p>نہیں حال کا دانہ سلیمانی کا دانہ ہر  نئی یہ داستان ہر کہنہ نخبہ کا فسانہ ہر  چمن میں شوخ شہر مجب و بلبل کا ترانہ ہر</p>
--	--

بہا جاتا نہیں یہ تخت لال شکونہ سے غافل  
کیسکو لال تحصیل میں مرا نامہ روانہ ہے

عجائب سن سیری کا پان چکا کر مسکراتا ہے  
عنت اُترے ابکہ میں سینہ لیشون کا سنا ہے  
تماشا آہ تبار کا اپنی دکھانا ہے  
وصال یار عزیز دیک یاں دور جانا ہے  
اتحاد میرے رنگین سوا گر پڑا اٹھانا ہے  
مجھے صیاد شاید طائر تصویر سمجھا ہے  
ادھر آجھی کہیں ای برق آفت شوق میں تیرے  
تماشا دیکھتے ہیں دزم دولت گریہ کر

که با آن چادر گری کی دان ای کاش میانه  
 که جگر جفت خون کی چالای نه بچه دو چو  
 بهشتانای پهن بر در در این میا ناس  
 این میا ناس

92

دیوان اخلاص

جو اتحاد و یکپارگی کے لیے  
 نہیں دیے ہیں بلکہ  
 ہنسنا انا گل کا یہ سچا  
 کہنے جانتے ہیں کہ  
 بسبتی چاہیے کہ یہ  
 نہ قابض محفل ہے  
 تو ایسی بات ہے  
 قصہ میں کہ یہ  
 کہ یہ

[illegible]



سب سے پہلے اس کی طرف توجہ دے دو  
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے  
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے  
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے  
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے

یہ سب کچھ کہتا ہے  
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے  
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے  
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے  
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے

دیوان غافل

۹۳

<p>                         حدیقہ ہے اگر وہ روئے خدا ان                          رگ جان سے بھی جو نزدیک تر ہو                          گریبان میں رکھا رضوان نے لکھ                          رکھیں اسپر جو تیرا کوہ تکین                          ترے دل سوختہ ہیں دفن جس جا                          فلک کیا پاس رکھتا ہے جو آگین                          رخ روشن پہ یہ زمین نہیں ہیں                          ستارے گم ہوئے خورشید نکلا                     </p>	<p>                         چمن میں کسے پردہ رخ سے اٹا                          جو سارے گل ہیں غافل یا سمیں سے                     </p>
<p>                         عرق چکا جہان اسکی جبین سے                          زمین آسمان ہل ہل گئے ہیں                          خدا کے واسطے اہ بیت اٹھا سے                     </p>	<p>                         ہوا الماس پیدا اس میں سے                          شب فرقت مری آہ حزمین سے                          حیا کا پردہ روئے شرمین سے                     </p>

ہر شے کی بے جلا سے جلی ہے  
 مالا شہر کا ہے جو ہر شے میں ہے  
 ہر شے کی بے جلا سے جلی ہے  
 مالا شہر کا ہے جو ہر شے میں ہے  
 ہر شے کی بے جلا سے جلی ہے  
 مالا شہر کا ہے جو ہر شے میں ہے

ہر شے کی بے جلا سے جلی ہے  
 مالا شہر کا ہے جو ہر شے میں ہے  
 ہر شے کی بے جلا سے جلی ہے  
 مالا شہر کا ہے جو ہر شے میں ہے  
 ہر شے کی بے جلا سے جلی ہے  
 مالا شہر کا ہے جو ہر شے میں ہے







[illegible]

مؤلفان

90

وہ تو کہتا تھا انا بحق اور انا مشوق ہم  
 آفتاب حشر میں اُسے نہ بیٹھا جائے گا  
 مر گئے پر بھی ہر شوق ہم اغوشی ہمیں  
 ناز مشوقی اُسے کہتے ہیں سنی کے لیے  
 آگ شاید خانہ دل کو لگا دی آہ نے  
 یاد میں چشم خمارین کی تری جو ستہ میں  
 گول بازو میں اگر اس کے سانچے میں دھلے  
 کون سیکش فتن ہر زیر زمین جسکے لیے  
 بعد مردن فرما کر نازگستان میں مجھے  
 کھائے نیش طاقت پہنچے تیرے عشق میں

حالی ناز بتان غافل ہیں سے لو کہ ہیں  
یہ نہیں وہ ارجو آئے ہر اک غزور سے

دو مجھے اک جام ساتی اُس بخیر زد ہے  
شمار خبر ہے جو گذرے سرِ قند ہے

ہو گئیں قزلباش و سن نالہ منصوبہ سے  
 سے مدد دے دل مضطرب ہیں بجز جمع یار  
 ہو سکے عجز آری رہی ایک ایک ہوا سے  
 دیکھنے والے ہیں اس کے زور کی فضا سے  
 فتنہ فطرت جسے کرتا ہے جو دوسرے  
 عیب کی عافیت کر کے جو دوسرے  
 پہنچی ہو تا کہ اگر عجب بھی کہیں  
 کب لکھتا ہے کہ صاحب مقادیر  
 ہوتا ہے کہ بایں نہ رہی حال کلام کی  
 ہوتا ہے کہ بایں نہ رہی حال کلام کی

اصلاحی بنام نہیں برونظامی  
جنتی بنام جلیلی  
بیکار و بیکاری  
سنگ بنام سنگ  
موت بنام موت  
صفت بنام صفت  
قلم بنام قلم  
کسی سے صفت



جس جانی ہے قبر ترے تشنہ کام کی  
کیسویں بادشہ سے مجال اتمام کی  
برج حمل بنے وہیں ستابی بام کی  
رکھتے ہیں آرزو ترے دیوان عام کی  
درگزر ہے بختگی سے ہم اس سیب عام کی  
تیغ گلی کو کب ہوئی جا سے پیام کی  
سادہ انگوٹھی ہو گئی مینے کے کام کی  
لذت ہو کب طعام میں ترک طعام کی  
کافی ہے اسکے واسطے رسی زمام کی  
بیل نے اک سبق میں گستاخ نام کی  
آتی ہے بکدر سے صدارام رام کی  
دیوانہ مشربون کو شین قید نام کی  
کرتی تری نبی ہے مکر تار و دام کی







کیا فضاں میں ہوں یا اسے غافل  
 سو بار بار کہہ رہا ہوں کہ غافل  
 مشتاقانہ دل میں ہوں یا اسے غافل  
 مٹی سے کیا ہو گا کہ غافل  
 کچھ نہیں ہے نہ ہوں یا اسے غافل  
 کیا دوزخ میں ہوں یا اسے غافل  
 ہر زبان کی آواز میں ہوں یا اسے غافل  
 کیا فضاں میں ہوں یا اسے غافل  
 سو بار بار کہہ رہا ہوں کہ غافل  
 مشتاقانہ دل میں ہوں یا اسے غافل  
 مٹی سے کیا ہو گا کہ غافل  
 کچھ نہیں ہے نہ ہوں یا اسے غافل  
 کیا دوزخ میں ہوں یا اسے غافل  
 ہر زبان کی آواز میں ہوں یا اسے غافل  
 کیا فضاں میں ہوں یا اسے غافل

اسے نہیں نہیں کے ہیں بل یا اسے غافل  
 سینے ہر چہرہ کا حال پریشان رو کے

کس سے گماریں میں چو لو کی چھری ہے دہشت کے یہاں خضر کو بھی جی کی پڑی ہے کسی صفت مرگاہ سے تری آنکھ لڑی ہے یہ رات تو چھوٹی ہے کہانی وہ بڑی ہے جب دیکھے تباہی آنکھوں کے کھڑی ہے وہ طرفہ ہے بوٹی تو عجائب یہ جڑی ہے میرا دل نالان ہے کہ انگریزی گھڑی ہے اے قاصد مشوق تری عمر بڑی ہے کیا آج وہاں تازہ کوئی لاش گڑی ہے اک خلق خدا ہے کہ وہ مشتاق کھڑی ہے آجلہ کہ سینے میں سے سانس اڑی ہے	تن پر جو گل اندھون کو بھی بدھی پڑی ہے صحرائے محبت کی وہ منزل یہ کڑی ہے ہر پردہ مشک ہے جو بادام کے مانند کیا کیسے جدائی کا تب وصل میں قصہ تصویر خیالی کو مگر عشق ہے جسے کیا سنبل دریاں کو خط لکھتے نسبت فریاد کی آتی ہے حد سینہ سے ہر دم تھا ذکر ابھی تیرا کہ اسے میں تو آیا بوخون کی جو آتی ہے مجھے تیری گلی سے تنہا نہ رہیں پیچھے ہیں اے تیرے در پر مہمان دم چند ہوں اب بیرہ نہ کر تو
---	--

کیا فضاں میں ہوں یا اسے غافل  
 سو بار بار کہہ رہا ہوں کہ غافل  
 مشتاقانہ دل میں ہوں یا اسے غافل  
 مٹی سے کیا ہو گا کہ غافل  
 کچھ نہیں ہے نہ ہوں یا اسے غافل  
 کیا دوزخ میں ہوں یا اسے غافل  
 ہر زبان کی آواز میں ہوں یا اسے غافل  
 کیا فضاں میں ہوں یا اسے غافل  
 سو بار بار کہہ رہا ہوں کہ غافل  
 مشتاقانہ دل میں ہوں یا اسے غافل  
 مٹی سے کیا ہو گا کہ غافل  
 کچھ نہیں ہے نہ ہوں یا اسے غافل  
 کیا دوزخ میں ہوں یا اسے غافل  
 ہر زبان کی آواز میں ہوں یا اسے غافل  
 کیا فضاں میں ہوں یا اسے غافل

دیوان غافل  
 ۹۸

کیا فضاں میں ہوں یا اسے غافل  
 سو بار بار کہہ رہا ہوں کہ غافل  
 مشتاقانہ دل میں ہوں یا اسے غافل  
 مٹی سے کیا ہو گا کہ غافل  
 کچھ نہیں ہے نہ ہوں یا اسے غافل  
 کیا دوزخ میں ہوں یا اسے غافل  
 ہر زبان کی آواز میں ہوں یا اسے غافل  
 کیا فضاں میں ہوں یا اسے غافل  
 سو بار بار کہہ رہا ہوں کہ غافل  
 مشتاقانہ دل میں ہوں یا اسے غافل  
 مٹی سے کیا ہو گا کہ غافل  
 کچھ نہیں ہے نہ ہوں یا اسے غافل  
 کیا دوزخ میں ہوں یا اسے غافل  
 ہر زبان کی آواز میں ہوں یا اسے غافل  
 کیا فضاں میں ہوں یا اسے غافل

کیا فضاں میں ہوں یا اسے غافل  
 سو بار بار کہہ رہا ہوں کہ غافل  
 مشتاقانہ دل میں ہوں یا اسے غافل  
 مٹی سے کیا ہو گا کہ غافل  
 کچھ نہیں ہے نہ ہوں یا اسے غافل  
 کیا دوزخ میں ہوں یا اسے غافل  
 ہر زبان کی آواز میں ہوں یا اسے غافل  
 کیا فضاں میں ہوں یا اسے غافل  
 سو بار بار کہہ رہا ہوں کہ غافل  
 مشتاقانہ دل میں ہوں یا اسے غافل  
 مٹی سے کیا ہو گا کہ غافل  
 کچھ نہیں ہے نہ ہوں یا اسے غافل  
 کیا دوزخ میں ہوں یا اسے غافل  
 ہر زبان کی آواز میں ہوں یا اسے غافل  
 کیا فضاں میں ہوں یا اسے غافل







[illegible]

چون در آنست که می بیند فراموش شود نه جواب  
 است ایستایست بخت یار کی ز نقون کا تصور  
 جب ذکر چلا اس وقت پر دور کا ماحول  
 خاموشی جو است غایت در طور نه جواب  
 جو دینا بھی پڑھیں ہم کاری اور گل سا  
 دکھا دینا بخش نکل شکستہ پیر و مدفن کا

دیوان غافل

نہیں قاتل میں کیا تک و پری تباہی مال کے  
لا دھر میں کر کھیلوں اوراد و فریج کھن کے  
کھیلنے کو کہ میں آج جو وضع کلا کے  
بڑے لطیف بیوقوف کا تو بیچ و بچ کے  
بجائے قمریان صدقے جو پوچھے اے یلی  
نشان دست مخون یاد رکھتا تویر کے  
کہ وہ ان جلسے ہی از خود بردارے اپنا  
پیشان میں بھی اب تو ہے میرے  
نہ نہا حلقہ دیو افگان میں جانا تویر کے

کم فرصتی عمر پہ روتی ہے جو شبنم  
آتش کا جلا ہوتا ہے آتش ہی میں اچھا  
واہن کا بجلا بوجھ کمان یا سرب بھلا  
میں ہوں مہینخت کہ مرقد پہ بھی جسکے  
باشندوں کو چر کے ترے ہی سی شکوہ  
وہ گرم رودادی افست ہوں کہ جسے  
گذرے ہے جو سرخی پتھر لب کی تصو

دیکھی نہیں کیا اُس نے کہیں دُشمن کی  
 جز داغ دوا اور نہیں داغ جگر کی  
 اٹھتی نہیں اُس سے تو نزاکت ہر حکم کی  
 بتی عوض شمع جلاتے ہیں اگر کی  
 ہم روتے رہے تجھ کو کسی نے نہ خبر کی  
 جھاڑی نہیں جبر سے کبھی گردش کی  
 حنظل میں بھی لذت چھپتی تو سر کی

تھے چاد ہزار دن ہی عرب دلیمن تو غافل  
پروہ جو آٹھا پندرہ ہی تاب نظر کی

غازے سو فروزان رخ پر نور نہو جاے  
غلطانی گوہر سے گھلا بجید یہ ہمیر  
اپنی تو مجھے قتل کا کچھ ڈرنیں لیکن  
جاے شد و آمد نہ رہی سینے میں دم کی

دُرتا ہوں پری سے تو کیسے رہو جا  
آغوش سے مادر کے کوئی دور نہو جا  
ظالم تو کیسے خلق میں مشہور نہو جا  
دل بھی غم و اندوہ سے مبرور نہو جا

[illegible]



کرمی جھانکنا تر تیر بیان و غافل کس کس  
 کرمی جھانکنا تر تیر بیان و غافل کس کس  
 کرمی جھانکنا تر تیر بیان و غافل کس کس  
 کرمی جھانکنا تر تیر بیان و غافل کس کس

عبث تو مجھے حشر ہند کرتا پر و محبوبان کہ ہم بھی تو ہیں انے کسی یلی شامل کے

فنا ہے ہستی دہی کا ناحق غم و غافل  
 خوشی ہو آدمی مٹنے سے ایسے نقش باطل کے

<p>جسکے دل پر ہوں لگے ناوک مرگان کتنے          یاد میں اس گل عارض کے اگر روئیں ہم          پشت پا توڑنے کا جو چہچا لوں میں          شور زندان میں ہر خانہ زنجیر میں غل          چشم تر کامری کیوں باتھ نہیں دیا ہے          شوق و جامہ دہی کا جنھیں غنچے کی طرح          آہن تیغ کو گلو کے مرے قاتل نے ق          آگے دو چار کو کرتا تھا وہ زخمی پر آب          میں جھکتا ہوا اس دشت میں پھر پراہون جدر          ایک بھی مجھ سے نہ امید برائی میری</p>	<p>قتل کرتے ہوئے تم بھی ہونا دان کتنے          دائہ شک سے پیدا ہوں گلستان کتنے          تیز اس دشت کو بہن خاں فیلاں کتنے          اک مری مرتے ہی گھر سو گئے دیران کتنے          ابر کے پاس قہر میں یدہ گریاں کتنے          رکھتے ہیں ہیر گریاں ہر گریاں کتنے          آج حداد سو نہوائے ہیں پیکان کتنے          ہدف تیر بلا ہو دیں گے انسان کتنے          جسکے ہر جادہ میں نہیاں بیابان کتنے          دل کے دل میں ہے حشر ارباب کتنے</p>
--	--

کہ ناوے کی میری بلوچ کی  
 اگر جیکے کی وان جلی کی کھینچیں  
 صفت شہرین بھی نہ جاتی تھی  
 غلے نقش قدم کی طرح سے وہ خال میں  
 یہ صورت آج بھی کہنے پر جا سکتی  
 کہ کیا کہ اس دن دنیا بیان

۱۰۱  
 دیوان غافل  
 کہتے جاتی تھیں شاہنشاہ کا  
 تماشائے ہر کام کی ہر ہر  
 کہ بچھائی تھیں ہر کام کی ہر ہر  
 نام و نیکے تھے ہر کام کی ہر ہر  
 کاش کہیں نہ جھکی گریہ میں جنت ملی  
 چھوٹ کر دیتا ہے تیرے جادے امانت ملی  
 کسی تصویر اس کے ایک یہ اھکا رہی  
 دیکھ کر وہ ریشہ کی کوئی صورت ملی  
 دیکھ کر وہ ریشہ کی کوئی صورت ملی  
 دیکھ کر وہ ریشہ کی کوئی صورت ملی

دیکھ کر وہ ریشہ کی کوئی صورت ملی  
 دیکھ کر وہ ریشہ کی کوئی صورت ملی  
 دیکھ کر وہ ریشہ کی کوئی صورت ملی  
 دیکھ کر وہ ریشہ کی کوئی صورت ملی



اک قیامت  
وہ خواہیں  
وہ خواہیں  
وہ خواہیں



زنت دیا تو بھی تنہا  
 قاصد کو بھی تنہا  
 زنت دیا تو بھی تنہا  
 قاصد کو بھی تنہا  
 زنت دیا تو بھی تنہا  
 قاصد کو بھی تنہا

جو بالین پر تیرے اشارے  
 نہ بولیں گے تو کچھ اشارے  
 تیرے اشارے نہ بولیں گے  
 تیرے اشارے نہ بولیں گے

دیوان غافل  
 ۱۰۳

وعدہ دہل مرے ساتھ نہیں ہے تو نہو	رطبت طوطے کے پیار تو نے اہکار میں ہے
جسکے نگاہ کی مرے دل پر سنان لگی آواز تیری دل پہ جوشل سنان لگی داغ فراق گل میں چلے ہم نفس کے بیچ ماندہ خار ہے جو کرتا ہر کاوش میں پہونچی فغان قفسیں لیلی کے کان میں اتنا بہار حسن پہ مغرور تو نہو مارا کسی نے گر گل بازی مان تجھے حال تباہ دیکھ ادھرتے ہیں لوگ کرتار باز لبکہ میں نا کہ شب فراق زخمی ہو تری صف شرکان سیکڑوں	دل شکستہ ہے بھی غافل نہ گئی شورش عشق وہی آواز مری چینی سودا میں ہے
پوچھا نہ یہ پھر آسنی کہ تیرے کمان لگی اک پل بھی آنکھ شب کو نہ ای پاسبان لگی تھکوتہ آگ خار خوش اشیان لگی تجھ کو بھی کیا چین کی ہوا بانبان لگی پھر پھر کے دیکھو وہ لیس کا روان لگی ہر گل کے بیچھے رہتی ہر ظالم خزان لگی بانڈ چوٹ اسکی مرے دل پہ بیان لگی سچ کہہ کہ تجھ کو سکی نظر اے جوان لگی تالو سے ایک دم بھی میری بان لگی غنچ لگا کسی کے کسی کے سنان لگی	پوچھا نہ یہ پھر آسنی کہ تیرے کمان لگی اک پل بھی آنکھ شب کو نہ ای پاسبان لگی تھکوتہ آگ خار خوش اشیان لگی تجھ کو بھی کیا چین کی ہوا بانبان لگی پھر پھر کے دیکھو وہ لیس کا روان لگی ہر گل کے بیچھے رہتی ہر ظالم خزان لگی بانڈ چوٹ اسکی مرے دل پہ بیان لگی سچ کہہ کہ تجھ کو سکی نظر اے جوان لگی تالو سے ایک دم بھی میری بان لگی غنچ لگا کسی کے کسی کے سنان لگی

یہی زار دل ایشیا را کہ میں  
 جہان پر دستوں کا بھٹکا توں غافل  
 دیان کس طرح سے گزرا کہ میں  
 جہالت کو نہ تھی مدد کی توں غافل  
 میں دشت میں تھی مدد کی توں غافل  
 کھینچ میں تھی مدد کی توں غافل  
 کھینچ میں تھی مدد کی توں غافل  
 کھینچ میں تھی مدد کی توں غافل

ادا کی فیلٹ کی زبان نہیں  
 ادا کی فیلٹ کی زبان نہیں  
 ادا کی فیلٹ کی زبان نہیں  
 ادا کی فیلٹ کی زبان نہیں



یہ ہیں جو کہ  
فلک سے گزرتے ہیں  
ہاں یہ ہیں جو کہ  
ایسے ہیں کہ  
تینوں میں سے  
بھٹ جائے  
ان کے

ضعیفی میں ہر اک ای تو اسی کہنے لگتا ہے | عجب کیا ہوا اگر ہوئے کلام پر بمعنی

الف کی شکل ہے غافل نگاہ بہت بینان مین  
کمان کش کا مہر ہرگز نہ سمجھو تیرے معنی

اب پس قافلہ جز شور و فغان کیا کیجے  
 قصہ گیسو پہ پیچ بیان کیا کیجے  
 کوہ پر تیشہ فرما دے آتی ہر صدا  
 یار دہن سے نہ جب آن کے پوچھے تہو  
 آخر کار توٹ جائیگے مانند حباب  
 ایک چادر کے سوا کام کچھ آئیگا  
 ہمنے چاٹا تھا کہ کچھ حال دل اس کے کیے  
 کو بکواسنے جوانی میں کیا ہے سوا  
 جسکی صورت سے نہ جو روپری نسبت  
 دم گفتار چلا آتا ہے روزانہ نفل  
 پاؤں اٹھو نہیں ایسی سفران کیا کیجے  
 ہر سر حرف الجھتی ہر زبان کیا کیجے  
 دب گئے ماتھے تنگ گران کیا کیجے  
 شمع کی طرح سے پھر اشک و ان کیا کیجے  
 ایک دم کے لیے تعمیر مکان کیا کیجے  
 خلق میں جمع یہ ہاں جہاں کیا کیجے  
 نہ کھلا اصل کی سب قفل مان کیا کیجے  
 عشق کو عالم پیری میں نہاں کیا کیجے  
 عقل حیران ہر کہ پھر اسے گمان کیا کیجے  
 ماجرا عمر گذشتہ کا بیان کیا کیجے

دیوان غافل  
 جزا  
 در ہے کہ اٹھا دین مجھ پر مہربان ہے  
 ہر طرح وہ عاشق کے سین پر رکھتا ہے  
 شوق سے قافل سے ترنم کی گین  
 سرخ قافل کی جی کو سین تھی  
 بوسہ نہ لیا دین سے خبر کا ادب ہے  
 اندازے اس کی سے بے خبری  
 ہوش ہوئے چھوٹے سے دھڑکن  
 کلام پر کر جاتا ہے کسے پائی طلب  
 وہ راہ نہیں پوچھتا کوئی پوچھتا

[illegible]







فن الیہ کی ہے  
 ہوگی سوئے میں بدین  
 میں وہ جو ہم یوں کہ  
 خود پارسہ کی نامہ  
 و قیاس نہ قطرات  
 کی انکساری جوت  
 کی انکساری جوت  
 کی انکساری جوت

لوٹا جائے اگر وہن جانان سپر  
سبز و تربت کا مرے خار مغیالان مجھ

یار بن جام اگر ماتھ میں لون سے عاقل  
معج محمد میرے لیے خنجر بران بنجائے

<p> مرجان ہر لب یار ذرا کم نہیں اُس سے  کیون دام نہاتا تو میرے لیے صیاد  بہل ہی کر لے سوتھیں نہ نہیں ہے  مخواب کی چپکین کی نہ ترغیب و ترص  یا قوتی دُہل میں کیا چاہیے مجھ کو </p>	<p> گلبرگ بھی کیسے تو صفا کم نہیں اُس سے  مجھ کو سکن موج ہو اکم نہیں اُس سے  غنیے کے بھی کھلنے کی صدا کم نہیں اُس سے  تن پر مرے داغوں کی قیام کم نہیں اُس سے  دو سے میں تیرے مر اکم نہیں اُس سے </p>
---	--

فراد کا خون پنجہ شیریں نے کیا تھا  
تیرے بھی تو ماتھوں کی خاک میں اُس سے

بستر گل ہر جودان پہلوی جان کے تلے جائے آرام نہیں گنبد گردان کے تلے باغبان نے جو ندی خست پر دازن پ	فرش کاٹو نکا ہی پان بھی تن عریا نکو تلے دم لیا ہی تو دم خنجر پیران کے تلے رو کے ہم رہ گئے دیوار گلستان کے تلے
---	---

دیوان خافض  
۱۰۶  
خار پڑ گئے ہیں دیدہ گر ان کے تے  
میری شفقہ سری دیکھ کے کتنی بین  
مگر کیا ہے یہ کی جی کا فتنہ کو  
آرزو مشرقت نور ہوں کیا کوی  
خاک ہو نہ کی گل کیا تو میری جان کو ہی  
عزت کو تو نہ رہی بخت کی تلاش  
میرے آئی ہے جو سوز کی تلاش  
گدگد میں عجب سوز کی سینه سوزان  
آگ کی کیا میری سوزی کا بھڑکان  
دور و فاداری کا بھڑکان

[illegible]



پیری سے دیکھتے ہیں بچہ باقی لڑکے  
 ہر دم میں غم سے بھرا ہے  
 ہر دم میں غم سے بھرا ہے  
 ہر دم میں غم سے بھرا ہے

پیری سے دیکھتے ہیں بچہ باقی لڑکے  
 ہر دم میں غم سے بھرا ہے  
 ہر دم میں غم سے بھرا ہے  
 ہر دم میں غم سے بھرا ہے

<p>قافلہ والوں کیونکر جانوں میں ناتوان          اور فرستو دفتر نصیبان ابھی رکھو پہرے          ہر در و دیوار سے شکل اسکی اتنی ہے نظر          دل کے لکڑی کی پریشانی کا مجھ کو غم نہیں          میرے سوتن پر اور ہر دو چار دھون کی جگہ          چاہیے اب مجھ کے صد منو کا میں گر رہوں          بخل آج جائے نہ قاتل کے مزاج نابین</p>	<p>گر دپے رہن ان ہر دم ہکندر مجھے          کھولنے دو پہلے اپنی خون کا دفتر مجھے          کم نہیں ہر آئینہ خانو سے ہیا گھر مجھے          جمع اب کرتا ہر یہ کھینچہ اتر مجھے          اپنے بھی تو داغ دے اولاد احمد مجھے          دیکھتا ہر ایک دن ہنگامہ محشر مجھے          جانتا ہے تشنہ اب ہم خنجر مجھے</p>
--	---

<p>چشم سے خافل نہ مانے کی گرا جاتا ہوں میں          عشق نے دی ہے زبس غلطانی گوہر مجھے</p>
---

<p>نشان رہا نہ مٹے ہم جبارا لے          ہمارا حال نہ کچھ پوچھو تو گرفتارو          نہ آنکو دل کبھی دیتے اگر سمجھتے ہم          کہیں سے بھی نہ رہا قابل فوفوس</p>	<p>جہاں سے اٹھ گئے صدیہ کیا ایسے          کٹے قفس میں کئی موسم بہار ایسے          کہ ہو فافا میں یہ خوبان وزگار ایسے          ارے میں میری گریبان کج تار ایسے</p>
--	---

جہاں سے اٹھ گئے صدیہ کیا ایسے  
 کٹے قفس میں کئی موسم بہار ایسے  
 کہ ہو فافا میں یہ خوبان وزگار ایسے  
 ارے میں میری گریبان کج تار ایسے

قائیں میں ہو ہوا لہ برب کی بوی  
 شگون سے نہ شاداب ہے ہنرہ مرنگان  
 پانی ہی میں تڑپتی ہوا لہ برب کی بوی  
 وہ فوفو دم ففدا ہوا لہ برب کی بوی  
 کیا کام کی چھینیں نہیں جہاں کی بوی  
 عاشق کا کفن پر لگی شاداب کی بوی  
 کھانے کا ذرا لہ بھی اٹھانے میں ہو جان

قائیں میں ہو ہوا لہ برب کی بوی  
 شگون سے نہ شاداب ہے ہنرہ مرنگان  
 پانی ہی میں تڑپتی ہوا لہ برب کی بوی  
 وہ فوفو دم ففدا ہوا لہ برب کی بوی  
 کیا کام کی چھینیں نہیں جہاں کی بوی  
 عاشق کا کفن پر لگی شاداب کی بوی  
 کھانے کا ذرا لہ بھی اٹھانے میں ہو جان

دیوان خافل  
 ۱۰۷



دکان گلابی دکان گلابی دکان گلابی دکان گلابی  
 دکان گلابی دکان گلابی دکان گلابی دکان گلابی  
 دکان گلابی دکان گلابی دکان گلابی دکان گلابی  
 دکان گلابی دکان گلابی دکان گلابی دکان گلابی

دوسے چھکی سی مثل ماہ نو دکھلا گئے دل سے دلگوارا ہوتی ہے سچ کہتی ہیں لوگ سرخی عارض کو تیری گلستان میں لکھ کر زیرِ خوب ترے مذہب نے نالہ کیا گلشن ہستی تاشا گاہ سے کچھ کم نہ تھا ناقہ لیلیٰ کی جدم نجد میں آمد سنی	بسمل دیدار کو تم اور بھی تریا گئے جھینج بات اسوٹھانی یاں سے دم پا گئے رنگ گل لپا اراجو سرخ بادل چلے گئے کانپ کانپ اٹھیں زمینیں آسمان چھلے گئے ہم بھی یاں ملک عدم سے کبھی جی بھلا گئے ہر استقبال پہلے آہوے صحرائے گئے
--	---

قصہ گیسو کو اتنا طول اسے غافل نہ دے  
 مختصر کر تو کہ سننے والے بھی اکتا گئے

وہ روضہ کون سی تھی نہ جو سرسبز کھلی کانوینن الی تو نے جوزین کے واسطے کتاب ہے کوئی میرا سے کوئی شمع طور دیکھا نہ دل جلوں کا کوئی ہنسنے سدا غنچہ تمام عمر چھپائے رہا اے	پراس من کی بات نہ ہر ایک پر کھلی عارض پتیری خوب ہر ایک گھر کھلی ہم پر نہ کچھ حقیقت داغ جگر کھلی چاروں طرف ہر دیر راہ شر کھلی اے گل نہ کہ زمین میں توشت زر کھلی
---	--

دیوان غافل  
 ۱۰۸  
 اقبال اور ان کے مریدوں کی شاعری  
 غافل اور غافلین کی شاعری  
 وہی کتاب ہے اب و ان کے مریدوں کی شاعری  
 اسے لایا ہے اب و ان کے مریدوں کی شاعری  
 سب سے پہلے اب و ان کے مریدوں کی شاعری  
 سب سے پہلے اب و ان کے مریدوں کی شاعری

سب سے پہلے اب و ان کے مریدوں کی شاعری  
 سب سے پہلے اب و ان کے مریدوں کی شاعری  
 سب سے پہلے اب و ان کے مریدوں کی شاعری  
 سب سے پہلے اب و ان کے مریدوں کی شاعری



شبیہ ناز کسی کو جو لالہ رو کرتے  
جدا نہ دامن قاتل سے اپنا ماتم ہوا  
ہمیں تو کہے کے کچھ کم نہ تھا ترا کو چہ  
مزا تو زخم سلائے کا ہر کتب ملتا  
زبان اگر چہ دم نسخ بند تھی اپنی  
پس فنا بھی نہ کجا ہمیں تو چین آیا  
چمن میں دھوم مچاتا نہ ہقدر میں تو  
خوشی رخصت افغان اگر ہمیں دیتی  
درست جبری تصویر ہوتی تلباش  
نشان شانہ اگر اپنی سوزبان ہوتیں

نجل ہو کر ہماری آہ یونانی سے کہتی ہے

کئی اوقات عشرت ہی میں غافل مری تب تک  
جہان میں شاد کس من خاطر و لکیر میں نے کی

ملک بھی سر کے کٹاؤ کی آرزو کرتے  
یہ داغ خون تو نہ تھا جسکی شیش گتے  
بجا تھا اس میں اگر سجد چار سو کرتے  
جس پیر ماتم سے وہ جاکن ان فو کرتے  
جوتے وہ تو شارون میں گشتو کرتے  
فرشتے خاک میں پھرتے ہیں سجد کرتے  
ہمارے ہی گرم مرا لو کرتے  
کسی کے ماتم سے فریاد کو بکرتے  
دہن کو نقطہ نباتے مکر کو سو کرتے  
بیان فسانہ گیسو ہی ہو ہو کرتے

شبیہ ناز کسی کو جو لالہ رو کرتے  
جدا نہ دامن قاتل سے اپنا ماتم ہوا  
ہمیں تو کہے کے کچھ کم نہ تھا ترا کو چہ  
مزا تو زخم سلائے کا ہر کتب ملتا  
زبان اگر چہ دم نسخ بند تھی اپنی  
پس فنا بھی نہ کجا ہمیں تو چین آیا  
چمن میں دھوم مچاتا نہ ہقدر میں تو  
خوشی رخصت افغان اگر ہمیں دیتی  
درست جبری تصویر ہوتی تلباش  
نشان شانہ اگر اپنی سوزبان ہوتیں

کیا دن اور اگر کسی دیکھا ہے  
دیکھا کیا ہے شمشیر کی چاندنی  
خاک پر رہے تو جیو کجا ابھی  
شیعہ کو رہے تو جیو کجا ابھی  
رات مغل میں رہے تو جیو کجا ابھی  
سیون کی کتا زلف میں رہے تو جیو کجا ابھی

۱۰۹  
دوران غافل

دیکھا ہے وہ کلاس فریاد کی  
کاپی ہے ہر کی سے گروہ میں  
ماہ کے ٹکڑے کے ہر کی سے گروہ میں  
بارہ بارہ دیکھا ہے ہر کی سے گروہ میں  
کیون نہ دیکھا ہے ہر کی سے گروہ میں  
حالت اگر ہوئی ہے ہر کی سے گروہ میں  
ضعف جیو کجا ابھی ہر کی سے گروہ میں

دیکھا ہے وہ کلاس فریاد کی  
کاپی ہے ہر کی سے گروہ میں  
ماہ کے ٹکڑے کے ہر کی سے گروہ میں  
بارہ بارہ دیکھا ہے ہر کی سے گروہ میں  
کیون نہ دیکھا ہے ہر کی سے گروہ میں  
حالت اگر ہوئی ہے ہر کی سے گروہ میں  
ضعف جیو کجا ابھی ہر کی سے گروہ میں







جو وہ کہہ کیا تھا سو ہے یہی افق  
 ہے ترے جاننے کی پانی کی  
 کہ تیرے تیرے کی اگر نہ رہی یہ  
 ہم سب سے پہلے یہ دل کا  
 ہم سب سے پہلے یہ دل کا  
 کہ تیرے تیرے کی اگر نہ رہی یہ  
 ہم سب سے پہلے یہ دل کا  
 کہ تیرے تیرے کی اگر نہ رہی یہ  
 ہم سب سے پہلے یہ دل کا

<p>             خاک پوچھ نہیں دادل کی جو آتا انھیں کچھ              مذہب اہل تصوف بھی عجب ہر حسین         </p>	<p>             چشم بیمار کا اپنی ہی وہ چار کرتے              دشمن دوست کی کیساں میں ارا کرتے         </p>
--	--

تیغ اور ون ہی پہ کھینچا کیے وہ امر نوافل  
امتحان آکے کسی دن تو ہمارا کرتے

فر کام قبا سے ہر نہ مطلب کفنی سے  
مارا کوئی باتوں سے کوئی کم سخن سے  
ناچار ہو چھپریشہ کیا میرے واسے  
حیرت نے مجھے ثانی مشوق بنایا  
کس قامت موزوں کا پوشتہ جو عمری خاک  
نیلم ہے اگر تل تو حدید کی مسی ہے  
بلبل کی نہ لگ جائے نظر تجو جہین میں  
اچھا نہیں احسان کینے کا اٹھانا  
قمری کی طایقت ہو کہ ہو ہے مقابل

عربی طبیعتی کمال جنتی

2

جاتا ہوں جہاں میں  
 بہتر تھا وطن جیسا کہ  
 غافل کیا احوال یہ  
 سرسبز زمین ابھی  
 غفلت کو بوجھ نہیں  
 کیسا دل نازیدار  
 جگہ تھی بہشت و جہنم

دیوان غزل

111

۱۔ نایا تر آفتاب ہے جس کی روشنی سے  
 بریادہ کوئی زخمی امی خاک کی گمان ہے  
 ۲۔ تیسے تر سے فانی ہو گیا ہے  
 ایفون سے کی گئی اور کی ہوئی ہوئی  
 کھائی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی  
 تازی جانی نایا تر آفتاب ہے  
 درخشاں ہو جان سے تر آفتاب ہے  
 کمان سے تر آفتاب ہے  
 کمان سے تر آفتاب ہے



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

三

مجله دانش

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

دیکھے داغوں کی طرح زخم بھی نہ پا کر تے  
 پہننے یہ دروچیت میں مزا پایا تھا  
 قوت دست جنوں کے جو خبر ہوتی تھیں  
 دفن ہوتا چشتان میں جو زمین نہ سنج  
 فعل بد ایسے نکر تو کہ خدا کو ناواں  
 اپنی ہر عضو کو تیغوں کے آڑے تھے پرزے  
 مانع سیر عدم تار نفس ہیں اپنے  
 اپنی چشت میں کبھی پاؤں میں نہ لگے  
 لوٹے خاک شہیدان یہ غان جہن  
 نفس چہر ہی باقی تھو مری ایسے کش

قافلہ دہلی کے شہر تھے جو راجہ غافل

بیشکریہ گورنریاں کرتے

آست کو دوا بقا بکس دلبر ہو جا  
کثرت نور سے خوشید ہر اختر ہو جا

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
 سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ  
 سیدنا علی رضی اللہ عنہ  
 سیدنا محمد مصطفیٰ رضی اللہ عنہ  
 سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
 سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ  
 سیدنا علی رضی اللہ عنہ  
 سیدنا محمد مصطفیٰ رضی اللہ عنہ  
 سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
 سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ  
 سیدنا علی رضی اللہ عنہ  
 سیدنا محمد مصطفیٰ رضی اللہ عنہ







دشمنی کرتے ہیں اسے جو کہ اپنا دوست ہو	ہمنے دیکھی یہ عجب رسم دیار دوستی
مان کنا داغ سینے کا نہ ہو شکر گرم	رہ گیا ہے اک یہی تو یادگار دوستی

کو کہن ہی تھا جو غافل جلکے لایا جسے میر  
ہر کوئی کاہیکو ہے شایان کار دوستی

<p> سوزِ فراق بسکہ ہمارے بدن میں ہے  لب پر پسی نہ پان کی سحرخی وہن میں ہے  طاقت نہیں کہ بات کریں آگے یا رکے  بہل نہ را تو رکھ تو سہی سر کو زیرِ بال  بے نظر ٹہری وہ ہن دیوانہ ہو گیا  اپنا لہو بہا ہے اب جو ہے شیریں  آر ایش سکی زلف کی جب سے ہوتی ہے  کس شمع کے چہرے پر ڈاٹھا ہے آج  موتے کمر سے تیرے آسے کیا مناسبت </p>	<p> ہے تار شمع تار جو یان انجمن میں ہے  عالم نہ از رنگ کا اک سا وہ پن میں ہے  کہنے ہی کو زبان ہماری ہن میں ہے  ہے وہ نفس میں بھی جو تماشا چمن میں ہے  کیا سحر ترے رنگس جادو فکن میں ہے  اے تیشہ آرزو یہ دل کو کہن میں ہے  ہیچ ہیچ میں تو شکن بھی شکن میں ہے  پروانہ بیکرا بہت انجمن میں ہے  ایسی لمک کمان گ برگ سمن میں ہے </p>
--	---

[illegible]

دیوان غافل  
۱۱۱  
بلبل کرتی ہے ابنت کسی  
صدائی اب تک سینوں کی  
نوبت باد یوں صحت کسی  
ریختی دوستی میں کس کی  
ریختی دوستی میں کس کی  
ریختی دوستی میں کس کی

[illegible]







[illegible]







دفع عذاب میں ہر ہمارے عذاب سے  
 جائے کے خانے لگے آخر نقاب سے  
 بے پردگی ہی خوب ہو ایسے حجاب سے  
 پیدا کرے کہیں نہ سحر ہا حجاب سے  
 سرور لاشے بٹے ہیں موج و باب سے  
 کشتی ہماری طبعی و بجا حجاب سے  
 مارا ہے مجھ کو یا رنے تیغ حجاب سے  
 دور دونوں ماتھے ہو گئے شمع کباب سے  
 کہیں تھی کیا قضا میری موج شراب سے  
 بل جائیں اور پانی نہ مانگیں حجاب سے  
 نامہ لکھیں گے یار کو خون کباب سے  
 باہر گناہ ہیں مرے حد حساب سے  
 جب جل کے خاک ہو گئے برق عذاب سے

کیونکہ ہر شرارہ آتش فغان کرے  
 چہرے پہ لکے اسکے ہجوم نلکہ ہوا  
 ہمسے چھپے تو غیر کے ہوتے ہو روز  
 مجھ کو سب وصال یہ دور کہ آسمان  
 دریا خون ہو کہ جہ قاتل میں موج زن  
 کھائی ہر جگہ کوہ کی ٹکڑے بحر عشق  
 میت کا میری ٹھکانہ لحد میں بھی نہ  
 کسرت کے عشق میں کھائے ہیں سب نکل  
 آنکھ کے دوڑ دھکتے ہی دم نکل گیا  
 ہم رہ درخت خشک ہیں چہرے عشق میں  
 تارہ بھی جاوے حالت دل تشنگان عشق  
 تو کس طرح حساب کریں گا بروز حشر  
 ابر کرم تب آکے خبر تو نے لی تو کیا

کھلتی تھیں یہ نگاہ عذاب سے  
 غفلت تو باز رہی ہر کار و باب سے  
 لذت ہمیں ہی دے دی وہ فانی وصال میں  
 گریہ بھی جگائے تو فانی وصال میں  
 غاب و اسکا غم تو فانی وصال میں  
 توار کھٹکان سے ہر افسانہ وصال میں  
 اچھا کی جولاں کو میری بھلا دیا  
 چھوٹا کھڑا سا بچہ سو الہ و باب سے  
 ایسے بے لگا کی بات قاتل کا پرین

آقا جو دوسے خون مجھے ملے گا  
 یوں صفحہ جان سے مرانا  
 دلت غلط کو جسے سنا میں سنایا  
 خاغل ہے عشق پر ادیان ایسے  
 خاغل ہے عشق پر ادیان ایسے  
 خاغل ہے عشق پر ادیان ایسے  
 خاغل ہے عشق پر ادیان ایسے

میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا  
 میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا  
 میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا  
 میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا







کس کو دیکھ کر نہ کہیں کہ میں نے کبھی اس کو نہیں دیکھا  
 کس کو دیکھ کر نہ کہیں کہ میں نے کبھی اس کو نہیں دیکھا  
 کس کو دیکھ کر نہ کہیں کہ میں نے کبھی اس کو نہیں دیکھا  
 کس کو دیکھ کر نہ کہیں کہ میں نے کبھی اس کو نہیں دیکھا

فریاد و قیاس و این دو غافل کا قصہ  
 کمال یہ فن عشق میں دو عالم ہو  
 کہنے سر باز نہ کرنا اٹھ جائیں قدم بیدار سے  
 غم نہ کرنا نہ بکھنکھانے صفت نالہ کا  
 قوت عشق اگر تھیں زمین ہوتی

دیوان غافل

۱۲۰

چھوٹا ہاتھ نہ داماں کہ کھانا  
 فاک بیل کی جان سے بچ رہا  
 اگر تیرے میں کچھ ہے تو جان  
 دل بٹا رہی نہیں کھل جان  
 لالہ و سبیل و نہ نہ کھلایا  
 آگے چلائے تیری رنج

میرے گریہ سے لفافہ ہی نہیں کچھ تر ہوا	مست گئی ہو جا بجائے نامہ کی تحریر بھی
کون سا پردہ رہا میری سوانہی پہ آہ	ہو چکا گلیوں میں تیرے لیے تشہیر بھی
سانچہ فریاد کے مرنے کا ایسا ہو گیا	جسکے ماتم میں ہو کر یان جو ان پر بھی
غوق بحر شرم ہریشہ جو اپنی آب سے	پانی پانی تو خجالت سے ہر جوے شیر بھی

دیکھیں بندھتی ہر چمن میں کسکے نالوں کی ہوا  
 نالہ کش بابل بھی ہے اور غافل دیکھ بھی

پابند گیسوے سید یار ہم ہوے	دانتہ کس بلا میں گرفتار ہم ہوے
ہر طرح اسکی گرمی بازار ہوے	یوسف جو وہ ہوا تو خریدار ہم ہوے
بیگانہ دار اس چنستان میں کی سبر	ہرگز نہ شنائے گل خار ہم ہوے
اتنی ہوا اس گلی میں ہوا درد دل فروں	دار اشفاق میں اور بھی بیمار ہم ہوے
چھوٹے تمام عمر نہ زنجیر لہے	دام بلا میں ایسے گرفتار ہم ہوے
ابکی نہ ایک نالہ زنگین ادا ہوا	شرمندہ تجھ سے بیل گلزار ہم ہوے
موسیٰ کی طرح ہم سے نہ کر لن ترانیاں	دیکھیں نیگے جو طالب دیدار ہم ہوے

کسی جانی رہی تیرے جی میں  
 نہ پینا نہ پینا نہ پینا نہ پینا  
 آواز افسوس سے جانی میں  
 جان جان جان جان جان جان  
 غم تو باغ میں ہوا تو باغ میں







دل سے لگا ہوا ہے کل ہر لمحہ  
 ممکن نہیں کہ غفلت ہو جائے  
 نکلے گا کامیاب ہو کر ہر کام  
 دینا ہوا ہے کل ہر لمحہ  
 ممکن نہیں کہ غفلت ہو جائے  
 نکلے گا کامیاب ہو کر ہر کام

دیرہ ترے جو کے متصل جاری ہیں اشک	کہ گیا ہر کچھ تو سرگوشی میں شیشہ جام سے
اب کماں ہا ہر جو پیچھے لگا شراب	توڑے یا وہم اغوشی میں شیشہ جام سے
نرم میں نکلے گلے سے پھر قفل کی صدا	اگر تعلیم خاموشی میں شیشہ جام سے
ناٹھ تک اٹکی سانی اور میری تلک	رہ گیا عاجز فزون کوشی میں شیشہ جام سے

ناگمان دل پر ہمارے آگئی غافل شکست  
 رات ٹکرا یا جو مدہوشی میں شیشہ جام سے

آئے ہیں تنگ ہم ستم روز گارے	جائیں کمان نکل کے فلک کے حصارے
چلتے ہیں اتے میں جو بچکر غبارے	دقت نہیں ہیں انچوہ انجام کارے
لینے ہر داد تجھ کو تو بے نصیبارے	اگر معج گر یہ سرنہ ٹپک کو ہمارے
چشم سیمہ کی ہتے ہیں اکثر کین میں ہم	پائیں کہیں دغانہ ہر کج شکارے
گل دیکھتے ہی داغ خون شعل ہوا	حق میں جڑ خزان ہی بھلی تھی بہارے
جو میرے پاک آبلہ ٹوٹا دہن بنا	کرنے کو شکوہ دست قدری خارے
سرخ پر غبار خط ہونہ دل پر ہے گردین	ہو صاف اسکا ظاہر باطن غبارے

دیوان غافل  
 ۱۲۲

کائنات عاشق کرکین کا سوارے  
 قاتل و اندون میں ہونے شیارے  
 غافل کون کرکین لالہ زارے  
 گزرا ہے کون کرکین لالہ زارے  
 جاری ہے اب تلک و لہو آتشارے  
 قاصد و نامہ کے بھرا کرے  
 دیالیت کے خوب ہمارے  
 کھل کر قریب و دور سے انتظارے  
 کھل کر قریب و دور سے انتظارے

دل سے لگا ہوا ہے کل ہر لمحہ  
 ممکن نہیں کہ غفلت ہو جائے  
 نکلے گا کامیاب ہو کر ہر کام  
 دینا ہوا ہے کل ہر لمحہ  
 ممکن نہیں کہ غفلت ہو جائے  
 نکلے گا کامیاب ہو کر ہر کام







[illegible]



کتابت شد در روز ۱۲۵۰  
 در شهر کابل  
 در روز ۱۲۵۰  
 در شهر کابل

کیا ستاؤ کو مرے اموت سنگ آتا ہے  
 چشم بیمار تری رخ جو خونخواری ہے  
 کیونکہ ہر نالہ مرا با ب اشتراک ہوئے  
 اس قدر کوئی بھی دکھتا ہر کد رشتا میں  
 کتنا بیباک ہے یہ غمزدہ سفاک ترا  
 جب بلاؤں کو مجھے تب میں بیان آتا ہوں  
 ضبط کرتا ہوں تو لگتی ہے پریاں میں اک  
 عزم کیا ناؤ نشین کا طرف مجھوں ہے  
 کسکا دیوانہ ہے یہ ارہ صحراییلی  
 جان لینے کی تو میں یاد نہ ارون کھاتین

جب تو آتا ہی بیان بر سر جنگ آتا ہے  
 بادہ نوشی سوکھ آکھو نہیں رنگ آتا ہو  
 ایک ہی آدہ نشانے پہ خدنگ آتا ہو  
 صاف کرتے ہیں آئینے یہ رنگ آتا ہو  
 کھینچ کر تیغ میان صف جنگ آتا ہو  
 اب نہ اونگھا اگر آکھو رنگ آتا ہے  
 نالہ کرتا ہوں تو صیاد تہ رنگ آتا ہو  
 ناز کرتا ہو اوجو نالہ رنگ آتا ہے  
 پاسبانی کو ہر اک شیر ملنگ آتا ہو  
 وافر ہی کا بھی تھکو کوئی دھنگ آتا ہو

بتدل لبکہ فن شعرا ہوا ہے عفا  
 کوئی شاعر مجھے کتا ہے تو رنگ آتا ہے

ہرم فقیر و نکا بدن آلودگی سو پاک ہے  
 بوری یا بھی اپنا سکو کیسہ دلاک ہے

جیسا کہ  
 جیسا کہ  
 جیسا کہ  
 جیسا کہ

دیوان کاغذ

۱۲۵

عارف افغان  
 عارف افغان  
 عارف افغان  
 عارف افغان

دعا  
 دعا  
 دعا  
 دعا



# خانہ طوطی

فان کا کچھ دریں خانہ طوطی میں  
 مانی لکھتے ہیں کہ اس میں  
 کچھ اور لکھتے ہیں کہ اس میں

ابا کی لکھتے ہیں کہ اس میں  
 کہ جس نے لکھتے ہیں کہ اس میں  
 کہ جس نے لکھتے ہیں کہ اس میں  
 کہ جس نے لکھتے ہیں کہ اس میں

داع بر دل ہے اگر لالہ غم فرما دین	ما تم مجھ کو میں ہر جاوہ کا سینہ پاک ہے
آئے لیلی بھی اگر اس میں قہجوں نیکے جاے	بسکہ صحرائے دیوانہ کی جشت ناک ہے
یار بن ہکو نظر آتا ہے ویرانہ چین	ڈھیر چھوڑو نکا نہیں ہے خیر فاشاک ہے

شہسواروں سے بھی اکی باک رک سکتی نہیں	
یہ سمت عمر غافل ہندو جالاک ہے	

مدعی کی عیب گیری سے پہن کیا پاک ہے	پاک طینت میں محبت بھی ہماری پاک ہے
سکشی ماند شلہ ہندو راجھی نہیں	خاکساری کر کہ آخر اکیدن تو خاک ہے
شرم آتی ہے جو اس سے یار کو ہنگام	کیا جواب بحر میرا دیدہ مناک ہے
جانب صید حرم بھی جو نظر کرتی نہیں	منتظر کسی یہ چشم حلقہ فتراک ہے
جان لب لب کی سرگزشت کے قبضے میں ہم	گروہ کھینچے تیغ تو اکدم میں جھکڑا پاک ہے
کس طرح سے پوچھو مجھ کو نا تو لیلی کے ساتھ	جستہ رست ہوتا ہے جہ جالاک ہے
ساقی مجھ سے کہتے ہیں یوں ہستی میں ہم	تاک سے جیسے ہم چیدہ چوتاک ہے
اور تو آتا رہل اب گلستان میں نہیں	یادگار آشیان ہشت خس فاشاک ہے

۱۲۶  
 دیوانہ خانہ  
 دلیل بھی فی الواقع شاعر کی  
 مدح و سبیل سے زبان نہیں  
 کہ شہسواروں میں چھوڑا خون  
 تلواروں کا بھی میں جھوٹا  
 زان فطرت کی نصیب میں ہر گز  
 کہ شہسواروں کی شہسوار

کے کچھ اور لکھتے ہیں کہ اس میں  
 کہ جس نے لکھتے ہیں کہ اس میں  
 کہ جس نے لکھتے ہیں کہ اس میں  
 کہ جس نے لکھتے ہیں کہ اس میں



نازک نیالی تھی اگرچہ وہ اس فن میں کامل تھے لیکن اکثر اشخاص انکو کلام سے بغیر و غافل تھے انکو خلف الصدق میان  
 جمہور خان اس پر پس میں ملازم باوقار میں اپنی صناعتی میں یکساں روزگار میں انھوں نے ایک وز حال جو نسب  
 اور عالی فاندانی کا مالک مطبع سے بیان کیا اپنے والد ماجد کی زبان انی کا نشان یا مالک مطبع کو سنتے ہی کمال  
 تاسف ہوا یہ سب کم ہو جانے دیوان کے بابت عذر جمہور خان کے گھر سے مالک مطبع نے تلاش کرنے کا حکم دیا  
 کارپردازان مطبع نے بدقت تمام جا بجاستی کر کے کلام واقع الام مجتمع کیا انھیں یہ دیوان بحر بیان فصاحت و بیا  
 بلاغت تو امان اس سے پہلے چند بار مطبع منشی نول کشور موسوم بادودھ اخبار واقع لکھنؤ میں بعد حسن خوبی طبع ہوا اور  
 اب مطبع منشی نول کشور واقع شہر کانپور میں بسیر سیتی عالیجناب علی القاب منشی پراگ نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع  
 دام اقبالہ تبصیح تمام و تنقیح مالا کلام ہزاران خوش سلو بی جاہ و سمبر شدہ بار اول طبع ہو چکا اور دوسرا طبع ہوا  
 والحمد للہ علی ذلک

قطعہ تاریخ طبع سابق تصنیف شاعر با جوس و خروش حکیم مولوی نواب نیاز احمد خان صاحب  
 ۱۲۷  
 متخلص بہ ہوش بریلوی شاگرد رشید ہیر لکھنوی

لکھنؤ میں ہے مطبع زریا	منشی باوقار و دانا کا	روبر و انکی عقل و دانش کے	عقل کل کا ہوتی تذکرہ بیجا
ہو سخاوت میں مثل حاتم کے	جو کسی نے طلب کیا پایا	جوش ریا و فیض سے آنکے	قطرے پر بھی ہے حکم دریا کا
تھا ازل سے ملا جو انکو نوال	نام آخر نول کشور ہوا	کسں باج ہو انکی مدح و ثنا	ناطقہ بند ہر بیان سب کا
وصف مطبع کا کیا بیان کیجے	ہے وہ مطبوع طبع شاہ گدا	دل اہل نظر ہے ہر کسنگ	سمجھیں چنگا دل ہر تھپکا
زرد کا پنی نظر پڑی جسکو	گل صد برگ کا ہودھو کا	ورق صاف کی تجلی سے	ورق آفتاب شرما یا
کاتبون نے بیان کیے تشویش	منشی چرخ پر ہے خطا کھینچا	جو کہ مطبوعہ یار کا نسخہ ہے	نسخہ کیمیا سے ہے وہ سوا
ہوش اس میں مطبع گرامی میں	آنکا دیوان جبکہ طبع ہوا	دیکھا اسکو دل اٹھا ماتف	چھپ گیا ہو کلام غافل کا



قطعه تاریخ طبع سابق طبع از شاعر کامل شک سبحان و ان غشی بگو اندیا صاحب عاقل اینج مطبع ہذا

ز غافل شہ طبع دیوان لکشی	جہان بزرگوار و شگفت مائل	پے سال تاریخ عاقل حکم	رقم شہد کچھ دیوان غافل ۱۲۸۹ھ
--------------------------	--------------------------	-----------------------	---------------------------------

قطعات تاریخات طبع جدید دیوان ہذا

از طبع وقاد و سخنور کامل غشی بگو اندیا صاحب عاقل اینج مطبع موصوف ہذا

ہستاین دیوان غافل از طبع غافل	آنکہ در ہر مصرعہ اش و لکشی مہا لکشی	تہ تاریخ مسیحی عاقل از طبع	کو عجب دیوان غافل و کثیر لکشی ۶۱۸۹۴
-------------------------------	-------------------------------------	----------------------------	--

۱۲۸



ایضاً

ز عون غافل کوین حال	مگر طبع شد دیوان غافل	گو عاقل بتاریخ مسیحی	بسی دیوان غافل و رحمت ہذا ۶۱۸۹۴
---------------------	-----------------------	----------------------	------------------------------------

ولہ

سخن سنجی کا یہ دیوان غافل ایک دریا ہے	نظر آتا نہیں کوسون ٹھکانا جسکے ساحل کا
عزت عواص بحر و کثر تاریخ اشاعت ہو	لکھو عاقل کہ لہر یہا ہے یہ دیوان غافل کا

۱۵ سو ۱۵

قطعه تاریخ طبع از سخنور بحر بیان لانا محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی مصحح مطبع ہذا	یہ دیوان غافل کا پیش ہے	میں سب شہر سانچے میں گہرا	جو حامد تمہیں نکر تاریخ ہے	تو لکھو و مضامین لکشی چھپے ۱۵ سو ۱۵
--	-------------------------	---------------------------	----------------------------	--







THE JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY  
LIBRARY.

DATE LOANED

Class No. 8915541 Book No. 2122

Vol. \_\_\_\_\_ Copy \_\_\_\_\_

Accession No. 28428

--	--	--





**ALLAMA  
IQBAL LIBRARY**

**UNIVERSITY OF KASHMIR**  
HELP TO KEEP THIS BOOK  
FRESH AND CLEAN